REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴　　شمارہ ۳۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور انور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں" - الحمد للہ -

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے عزیز آقا کا حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں حضور کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے - آمین -

● - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان ان دنوں وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کے تربیتی دورہ پر ہیں اور چند روز تک واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے سفر کو ہر جہت سے بابرکت کرے - اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے - آمین -

● - مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۳ محرم ۱۴۰۶ھ　　۱۹ تبوک ۱۳۶۴ ہش　　۱۹ ستمبر ۱۹۸۵ء

قسط اوّل

وادیٔ کشمیر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ورودِ مسعود

کشمیر کی مختلف جماعتہائے احمدیہ کا تربیتی دورہ اور تبلیغی جلسے

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رکن وفد

جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی صوبائی کمیٹی کی دعوت اور شدید خواہش تھی کہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان وادیٔ کشمیر کی جماعتوں کا تربیتی و تبلیغی دورہ فرمائیں۔ نیز محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان کو بھی حضرت میاں صاحب کے ہمراہ تشریف لانے کی دعوت دی تھی۔ لیکن موصوف اپنی اہلیہ محترمہ کی علالت کے سبب شاملِ وفد نہ ہو سکے۔ محترم میاں صاحب نے از راہِ شفقت اُن کی دعوت کو قبول فرماتے ہوئے مورخہ ۳۰ راگست ۱۹۸۵ء بعد نمازِ جمعہ قادیان سے بذریعہ موٹر کار کشمیر کے لئے روانہ ہوئے۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ کے علاوہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے انچارج وقفِ جدید اور خاکسار محمد انعام غوری بطور ارکینِ وفد اور مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش بطور ڈرائیور آپ کے ہمراہ شریکِ سفر رہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ کئی سال سے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے وادی میں تبلیغی و تربیتی کاموں کو تیز تر کرنے کی غرض سے اگست و ستمبر دو ماہ کے لئے زائد ارکین کو مختلف جماعتوں میں متعین کیا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال بھی وادی میں متعین مستقل مرکزی مبلغین کے علاوہ مولوی محمد یوسف صاحب انور اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب راشد مبلغینِ سلسلہ اور مولوی قریشی محمد فضل اللہ صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ نیز محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو خاص طور پر بھجوایا گیا تھا۔ جبکہ صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مجلس انصار اللہ و خدام الاحمدیہ اور وقفِ جدید کے تعاون سے مدرسہ احمدیہ کے تین طلباء عزیز طاہر احمد صاحب چیمہ اور عزیز مبارک احمد صاحب تقوٰی اور عزیز محمد ابراہیم شاہ صاحب کو بھی اس تربیتی وفد میں شامل کیا۔ مذکورہ احباب اور عزیزان نے مختلف جماعتوں میں قیام کر کے تبلیغی و تربیتی خدمات سرانجام دیں اللہ تعالیٰ اُن کی مساعی کو بار آور فرمائے آمین۔

سرینگر میں ورودِ مسعود:

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اراکینِ قافلہ ۳۱ راگست کو ۱/۲ ۳ بجے سہ پہر سرینگر میں ورود فرما ہوئے۔ اور جماعتی انتظام کے مطابق سیدھے صدر جماعت احمدیہ سرینگر مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک کے مکان واقع سوتلوان تشریف لے گئے۔ جہاں آپ کا ایک دن قیام رہا۔ اگلے روز مورخہ یکم ستمبر کو محترم صاحبزادہ صاحب گیارہ بجے قبل دوپہر مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ اور پھر سرکاری ہسپتال میں داخل زیر علاج معلم وقفِ جدید مکرم حکیم عبدالعلی صاحب کی عیادت کی غرض سے ہسپتال تشریف لے گئے نیز اُسی روز محترم بابو تاج الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ سرینگر جو کافی معمر اور کمزور ہو چکے ہیں، کی مزاج پرسی اور محترم عبدالعزیز صاحب سابق سیکرٹری مال سرینگر جن کی دونوں آنکھوں کی بینائی بہت متاثر ہو چکی ہے، کی عیادت کے لئے اُن کے گھروں پر تشریف لے گئے اور اُن کی خیریت دریافت کی اور دعائیں دیں اور مختلف مشورے دیئے۔ اسی دوران مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب پی ایچ ڈی ابن مکرم غلام علی صاحب ریٹائرڈ پروفیسر کی دعوت پر ان کے مکان پر تشریف لے گئے - اور دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

مورخہ یکم ستمبر ہی کو شام ۵ بجے تا رات ۸ بجے مسجد احمدیہ سرینگر میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی اور جلسہ کے اختتام پر رات ۹ بجے مکرم پروفیسر مبارک احمد صاحب کی دعوت پر اُن کی رہائش گاہ پر یونیورسٹی کیمپس تشریف لے گئے۔ جہاں ۲ ستمبر کی صبح تک قیام رہا۔ اسی دوران مکرم شیخ فضل احمد صاحب انجینئر ابن مکرم بابو تاج الدین صاحب کی دعوت پر ۲ ستمبر کو رات کے کھانے کے لئے اُن کے ہاں تشریف لے گئے۔ جبکہ قبل از مغرب ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی خواہش پر اُن کے تعمیر کردہ نئے مکان واقع صورہ تشریف لے جا کر دعا فرمائی۔

سرینگر میں جلسہ سیرت النبی صلعم کا انعقاد:

جماعت احمدیہ سرینگر نے مسجد احمدیہ سرینگر میں وسیع پیمانے پر جلسہ سیرت النبی صلعم کے انعقاد کا پروگرام بنایا تھا۔ اور قبل از وقت مقامی اخبارات میں اس کی تشہیر کرا دی گئی تھی نیز

(آگے مسلسل صفحہ ۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حبیب ہارڈ ویئر مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

جلسے کے روز ٹیکسی پر لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ شہر کے مختلف علاقوں پر منادی کر کے جلسہ کی خوب تشہیر کی گئی۔ اس جلسہ میں شرکت کی غرض سے وادئ کشمیر کی مختلف جماعتوں سے تین صد سے زائد احمدی احباب تشریف لائے جبکہ غیر احمدی افراد نے بھی کافی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی حاضری پانچصد کے لگ بھگ تھی۔

شام ۵ بجے کے قریب محترم صاحبزادہ صاحب مسجد احمدیہ میں تشریف لائے۔ جہاں وادی کی جماعتوں سے آئے ہوئے احمدی احباب نے آپ کا پُر جوش استقبال کیا۔ اور دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہو کر سبھوں نے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

ٹھیک ۵ بجے آپ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ جو عزیز طارق احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ کا نعتیہ کلام خوش الحانی سے سُنایا۔ بعد ازاں مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب فرخ مبلغ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ سے اقتباس پڑھکر سُنایا جس میں حضور پر نور نے احبابِ جماعت کو داعی الی اللہ بننے کی پُر زور تلقین فرمائی تھی۔ ازاں بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے کشمیری زبان میں تعارفی تقریر کرتے ہوئے آیتِ قرآنی یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ کی روشنی میں واضح کیا کہ ہر مامور و مرسل کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ نیز خود مسلمانوں میں بھی اولیاء اور محدثین اور فقہاءِ اُمت پر کفر کے فتوے لگائے گئے اور اُن کو مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔ اور اسی سنتِ مستمرہ سے آج جماعتِ احمدیہ بھی گزر رہی ہے۔ آخر میں آپ نے اِس جلسہ کے انعقاد کے اغراض و مقاصد پر بھی روشنی ڈالی۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ آسنور نے سیرتِ آنحضرت صلعم کے عنوان پر کشمیری زبان میں تقریر کی۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آنحضرت صلعم کی دعویٰ نبوت سے پہلے کی زندگی کے بعض واقعات سُنائے۔ جبکہ اپنے اور بیگانے سب ہی آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ آخر میں موصوف نے آنحضرت صلعم کے بعد دعویٰ نبوت کے بھی چیدہ واقعات سُنائے جو مردوں۔ عورتوں اور بچوں پر شفقت اور رحمت کے آئینہ دار تھے۔

تیسری تقریر بعنوان "دورِ جدید کے مسائل کا حل اسلام میں" خاکسار نے کی۔ اور دورِ حاضر میں رنگ و نسل، ذات پات اور قوم و مذہب کے نام پر پیدا شُدہ عالمی بے چینی اور عدل و انصاف کے عملی فقدان کے سبب معاملات اور حقوق کی ادائیگی میں عدم توازن نیز مذہبی تعلیمات پر حقیقی رنگ میں عملدرآمد نہ ہونے کے سبب اخلاقی اقدار اور رُوحانیت کے فقدان کے نتیجہ میں جو بے چینی اور بے اطمینانی کا دَور دَورہ ہے اس کا مختصر ذکر کر کے اس خصوص میں قرآن مجید کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ کو پیش کیا۔

اِس اجلاس کی آخری تقریر "امام مہدی کا ظہور" کے عنوان پر محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے کی۔ موصوف نے بتایا کہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ خواہ وہ اہلِ سُنّت والجماعت ہو یا اہلِ قرآن یا اہلِ حدیث ہو، ہم اُن کے سامنے قرآن مجید اور احادیثِ صحیحہ اور آنحضرت صلعم کی سُنّتِ متواترہ اور اجماعِ اُمت ہی کی باتوں کو پیش کر کے ان پر غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ موصوف نے امام مہدی کے ظہور سے متعلق قرآن و احادیث میں بیان شُدہ بعض پیشگوئیوں کا ذکر کیا اور آخر میں مسلمانوں کی باہمی تکفیر بازی کا ذکر کرتے ہُوئے موصوف نے دیوبندیوں اور بریلویوں وغیرہ کے متعلق شائع شُدہ فتاویٰ تکفیر کے چارٹ حاضرین کو دکھا کر ثابت کیا کہ آج جو کچھ جماعتِ احمدیہ کے خلاف ہو رہا ہے وہ کوئی نیا اور انوکھا طریق نہیں ہے۔

بعدہٗ مکرم بشیر احمد صاحب زائر آف شورت نے پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم اور احمدیوں کے صبر و استقامت کے مضمون پر مشتمل اپنی ایک نظم سُنائی۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صدارتی خطاب میں جو قریباً پون گھنٹہ جاری رہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر دلنشین اور مؤثر انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے احبابِ جماعت کو پُر زور تلقین فرمائی کہ ہم میں سے ہر ایک کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت کے نتیجہ میں آپ کی عظمت کے قیام اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی اشاعت کی خاطر ہر قسم کی مالی۔ وقتی۔ اولاد کی۔ عزت کی اور جانی قربانی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

آنمحترم نے فرمایا، جماعتِ احمدیہ میں داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اقرار کرے کہ وہ ہمیشہ قرآن مجید کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کریگا۔ اور ہر عمل میں قال اللہ اور قال الرسولؐ کو اپنا دستور العمل بنائے گا اور حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرے گا۔ اِس لئے ہر احمدی صمیم قلب کے ساتھ خُدا کو گواہ رکھ کر یہ اعلان کرتا ہے کہ کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر ہمارا ایمان ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم علیٰ وجہ البصیرت خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آنمحترم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے آپؐ کی ذات بابرکات کو قابلِ تقلید نمونہ قرار دیا ہے۔ اور اس غرض کے لئے ہر قسم کے دَور میں سے آپؐ کو گزارا۔ آپؐ پر یتیمی کا دَور بھی آیا۔ عائلی زندگی بھی گزاری غُربت کی حالت دیکھی۔ اہلِ مکہ کی بکریاں چرائیں۔ حضرت خدیجہؓ کے مال کی تجارت میں ملازمت بھی کی۔ پھر طاقت، اور ثروت کا زمانہ بھی دیکھا۔ قاضی القضاۃ اور بادشاہت کے دَور سے بھی گزرے۔ غرض کہ ہر طبقہ کے لئے آپؐ کی زندگی اور آپؐ کی سیرتِ طیبہ میں کامل نمونہ موجود ہے۔ پس وہ وجود ہی ایسا محبُوب ہے جو محبت کئے جانے کے لائق ہے اور ہزاروں لاکھوں عاشق اس رحمۃ للعالمین کے پیدا ہُوئے اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن ایک وہ بھی عاشقِ صادق پیدا ہُوا جو ہمارے آقا و مُطاع محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق اور محبت میں اس قدر اعلیٰ مقام حاصل کیا کہ اس کی نظیر نہیں مل سکتی اور وہ حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کا وجود ہے۔

آنمحترم نے فرمایا، آج اسی عشق و محبت کے نتیجے میں جو بانیٔ جماعتِ احمدیہ اور جماعتِ احمدیہ کے افراد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے جماعتِ احمدیہ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں پاکستان میں ہو رہے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے آنمحترم نے محترم ڈاکٹر عبد القادر صاحب شہید اور محترم مولانا قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ سلسلہ کی المناک شہادت کا ذکر کرتے ہُوئے نہایت جوش سے فرمایا کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

زبورِ امن

خُدا دارم، خدایم زندہ است
نور او تابندہ و پایندہ است
حاضر و ناظر ہمہ جا بام اش
دل‌ربا افروختگی بخشندہ است

شب اگر ہر جا ہمہ تیرہ است و تار
دام و دد بسیار و بے حد خونخوار
ربِّ ما ہر حال مارا کافی است
او مہیمن، مہربان و ہوشیار

دینِ ما امن است، ما ہم امن خواہ
دل پُر از ہمدردیٔ خلقِ خُدا
با کسے نفرت نداریم زینہار
با ہر یک کس، باخلوص و باوفا

رہنمایم صاحب لولاک است
تابعِ او طائرِ افلاک است
قدرِ انسانی مرا تعلیم کرد
دینِ او از جبر و اکراہ پاک است

ہادیم محبوبِ ربّ العالمین
سیّد کونین ختم المرسلین
چوں بسدرۃ منتہیٰ عرش رسید
سرنگوں شُد پیشِ او رُوح الامین

رُوحِ پاکش مہبطِ انوار شُد
قلبِ اطہر منبعِ اسرار شُد
چوں کلام اللہ نازل شُد بر او
سیّدِ ما سیّدِ ابرار شُد

آں سراجِ انبیاء شمس الضحیٰ!
از ضیاء اش خوبرو ارض و سماء
بدرِ کامل مطلعِ انوارِ او
بر روانش دم بدم صلِّ علیٰ

محتاجِ دُعا:- خاکسار عبد الرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲ ظہور (اگست) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کر رہا ہے

ایڈیٹر

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ
عَلٰى عُرُوْشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○ أَفَلَمْ
يَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَتَكُوْنَ لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ
بِهَا أَوْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ
وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ○
وَيَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ
وَإِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○
وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ
أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيْرُ ○

(سورۃ الحج آیت ۴۶ تا ۴۹)

اور پھر فرمایا:-

پاکستان میں جو جماعت احمدیہ پر یکطرفہ بلا جواز ظلم و تشدد کا دور جو ایک عرصے سے چلا ہوا ہے وہ اُسی طرح جاری ہے اور کسی پہلو سے بھی اس میں کوئی کمی نہیں۔ جماعت احمدیہ کی روحانی اذیت کے لئے بھی جو کوشش ممکن ہو سکتی ہیں وہ مسلسل کی جا رہی ہیں اور حکومت وقت کی آنکھ کے نیچے، ایک حساس فوجی حکومت کی آنکھوں کے سامنے

مسلسل یکطرفہ ظلم و ستم کی کاروائی

جاری ہے اور اس قدر دل آزار باتیں جماعت احمدیہ کے بزرگان کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق، یہاں تک کہ خواتین کے متعلق بھی نہایت گندی زبان میں عوامی جلسوں میں کی جاتی ہیں شدید مغلظات بکی جاتی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے قتل و غارت پر اُکسایا جاتا ہے اور نہایت ہی گندے الزام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں گویا کہ آپ نے دوسرے مسلمانوں اور بزرگوں اور انبیاء کے خلاف کوئی نہایت ہی غلط قسم کی زبان استعمال کی ہو۔ تو یہ سب کچھ جو بڑی دیر سے چل رہا ہے یہ اُسی طرح جاری ہے۔ کوئی دن اخبار ایسے نہیں چھپتے جس میں جماعت احمدیہ کی دل آزاری کے سامان نہ ہوں اور بعض علاقوں میں جیسا کہ سندھ کا میں نے ذکر کیا تھا کچھ اشتعال انگیزی کے نتیجے میں

قتل و غارت بھی ہو رہے ہیں اور قتل باقاعدہ منصوبے کے ماتحت مشہور قاتلوں سے کروائے جا رہے ہیں اور حکومت کو علم ہے کہ کون اس قسم کی پشت پر ہے جب کوئی احمدی شہید کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھی عزیز یا دوست بعض دفعہ قاتل کو دیکھ لیتے ہیں، پہچانتے ہیں، اس کا نام لکھواتے ہیں لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی اور ان قاتلوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتی۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا کہ حکومت کے ذمہ دار افسروں نے نام لکھوانے والوں کو دھمکی دی کہ تم بڑے بے وقوف ہو تمہیں اپنی جان کی خیر نہیں؟ تمہیں پتہ نہیں کہ تم کن کا نام لکھوا رہے ہو؟ ان علماء کو اس علاقے کے اتنے بڑے بڑے لوگ اگر ان کا نام بیچ میں آتا ہے تو پھر تمہاری جان کو بھی خطرہ ہے چنانچہ

ڈاکٹر عقیل کی شہادت

کے اوپر یہی بات ہوئی۔ ضلع کے معزز افسران نے جماعت سے شکوہ کیا کہ کیا تم بیوقوفی کر بیٹھے ہو؟ اُن کے بیٹے کی جان کی امان نہیں چاہتے؟ کیا نام لکھوا دیے ہیں انہوں نے؟ انہوں نے کہا جو دیکھا اور جو واقعات ہیں اس کے مطابق نام لکھوائے ہیں اور اس کے باوجود یعنی ایف۔ آئی۔ آر میں درج ہے کہ فلاں اشخاص تھے یا یہ واقعات گزرے تھے اُن سے اور اُن کے ثبوت باقاعدہ جماعت کے پاس موجود تھے کوئی کارروائی اُن کے خلاف نہیں کی گئی۔

چنانچہ ایک ایسا وہاں قاتلوں کا جتھہ تیار ہو گیا ہے جن کی پشت پناہی وہاں کے ایک مولوی صاحب کر رہے ہیں اُس علاقے کے۔ حکومت کو خوب اچھی طرح معلوم ہے وہ کون ہیں؟ ایک کے بعد دوسرے احمدی عہدے دار کو قتل کروا رہے ہیں اور کوئی حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کارروائی نہیں، کوئی ٹس سے مس نہیں ہو رہا۔ گویا احمدی کی جان و مال کی کوئی قیمت کوئی قدر اُس ملک میں باقی نہیں اور یہاں تمام زود حسی بے حسی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ پرسوں کی اطلاع کے مطابق ہنز مانل میں جہاں پہلے بھی ایک احمدی دوست کو شہید کیا گیا تھا وہیں

ایک اور احمدی دوست

کو جن کی عمر ساٹھ برس کی تھی ظالمانہ طور پر شہید کر دیا گیا۔ ساتھی جو تھے انہوں نے ان قاتلوں کو پہچانا اور ان کی رپورٹ درج کرائی لیکن جو قاتل ہیں ان کو نہیں پکڑا گیا بلکہ ان کے ایک رشتے دار کو قید کر لیا گیا تاکہ بظاہر کیا جائے کہ اندرونی جھگڑے کا معاملہ تھا تو اس قدر بے حیائی اور بیباکی کے ساتھ وہاں ظلم و ستم کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔

ایسے مواقع پر

دو قسم کے سوالات

اُٹھتے ہیں جو تو مومن ہے اُس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بات ہے؟ کیوں ان لوگوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے؟ آخر خدا کی غیرت کب جوش میں آئے گی؟ کب پکڑ کا دن آئے گا؟ کب یہ ظلم و ستم کا سلسلہ بند ہوگا؟ وہ خدا کے وعدوں کو یاد کرتے ہیں جو تمام انبیاء سے اور اُن کی جماعتوں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کرتا چلا آیا ہے اور اُس تاریخ پر

"خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اُس کے ساتھ ہو جاتے ہیں!"

(کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۶/۳ رابندر اسرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۲

فون: ۲۷۰۴۴۱

گرام: GLOBE XPORT

نظر ڈالتے ہیں جس تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ بہر حال یہ لوگ بالآخر پکڑے جاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے پیاروں کو، اپنے سے تعلق رکھنے والوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور پھر وہ تعجب سے دیکھتے ہیں کہ دن تو بہت لمبے ہوتے چلے جا رہے ہیں، تکلیفیں حد سے زیادہ بڑھ رہی ہیں، اس دفعہ کیوں خدا کی تقدیر ظاہر نہیں ہوتی؟

دوسری طرف دشمن یہ سوچنے لگتا ہے کہ یہ پکڑ دکڑ کے قصے سب فضول ہیں۔ کچھ بھی نہیں ہوا کرتا۔ ہم دندناتے پھر رہے ہیں، ہم جس طرح چاہیں ان لوگوں کے حقوق غصب کر رہے ہیں اور یہ خدا کی باتیں کرتے ہیں آگے سے۔ یہ کہتے ہیں ایک دن خدا تمہیں پکڑے گا ایک دن اللہ کی مدد ہماری تائید میں ظاہر ہوگی اور خدا کی نصرت آسمان سے آئے گی اور حالات کو بدل دے گی تو یہ عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں اور پھر وہ دلیر ہوتے چلے جاتے ہیں ظلم کے بعد ظلم کرتے ہوئے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ اچھا پھر اگر عذاب ہے تو لا کے دکھاؤ کہاں ہے تمہارا خدا؟ کہاں ہے اس کی غیرت تمہارے لئے؟ عذاب ہے تو ہم پھر کہتے ہیں لاؤ عذاب وہ کہاں ہے؟ ہم پر نازل کرو اس عذاب کو ہم بھی دیکھیں تمہارا خدا کیسا خدا ہے؟

قرآن کریم نے ان مضامین کو مختلف جگہوں پر محفوظ فرما دیا ہے اور

نہایت ہی خوبصورت انداز میں

ان مضامین کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے مومنوں کی دلی کیفیات کا بھی خوب تجزیہ کیا ہے اور کافر جب تو ہمات میں مبتلا ہو جاتے ہیں ظلم کرنے والوں کو جو خدا تعالےٰ کی مہلت سے دلیری ملتی ہے ان حالات کا بھی پورا باریکی کے ساتھ تجزیہ فرمایا گیا ہے جو آیات میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں بھی اس مضمون کے بعض پہلوؤں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ کتنی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا اس لئے کہ وہ ظالم تھیں فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وہ اپنے چھتوں کے بل پڑی ہیں یعنی ان کی چھتیں گری پڑی ہیں اور کھنڈرات میں تبدیل ہو چکی ہیں وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور ایسے کنوئیں ہیں جو متروک ہو چکے ہیں ان میں اب کوئی پانی نہیں، زندگی کے پانی کے بجائے وہاں سانپ بچھو بسیرا کئے ہوئے ہیں وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ اور بڑے بڑے بلند قلعے ہیں جو ڈھیر بن چکے ہیں بلکہ ان میں کوئی بھی نہیں رہتا أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ پھر کیوں ایسا نہیں ہوتا کہ وہ چلیں پھریں زمین میں اور ان اُجڑی ہوئی بستیوں کو دیکھیں اور ان کے حالات پر غور کریں؟ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا اور اس کے نتیجے میں ان کو وہ دل نصیب ہو جائیں جن سے وہ عقل حاصل کر سکیں أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا یا ایسے کان عطا ہو جائیں جن سے وہ سن سکیں فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ کہ یقیناً درحقیقت آنکھیں اندھی نہیں ہوا کرتیں وہ تو دیکھتی ہیں ولکن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو کہ سینوں میں ہوتے ہیں۔

تو جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ظلم و ستم میں دلیر ہوتے چلے جاتے ہیں اور بے باک ہوتے چلے جاتے ہیں ان کو تو توجہ دلائی کہ

خدا کی عمومی تقدیر

پر کیوں نظر نہیں کرتے؟ اور اگر اپنے گرد و پیش میں تمہیں کچھ نظر نہیں آتا تو آفاقی نظر سے دنیا کے حالات پر غور کرو، قوموں کی تاریخ کا مطالعہ کرو، اُجڑی ہوئی بستیوں کو دیکھو جو دنیا میں مختلف جگہ بکھری پڑی ہیں اور آج دنیا میں عبرت کا نشان بنی ہوئی ہیں۔ بڑی بڑی عظیم قومیں ان میں آباد تھیں بہت بڑی بڑی تہذیبوں کا وہ گہوارہ تھیں، لیکن اب ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے اس کے کہ وہ عبرت کے نشان ہوں۔ کھنڈرات ہوں وہ کنوئیں جو کبھی زندگی کی سیرابی کے لئے پانی مہیا کرتے تھے اب موت کے ڈر سے متروک ہو چکے ہیں۔ وہاں ہلاک کرنے والی چیزیں تو ہیں زندگی بخش کوئی چیز موجود نہیں مُعَطَّلَةٍ ایسے کنوؤں کو کہتے ہیں جس طرف پھر نظر ہی نہیں پڑتی امید کے ساتھ اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے بلکہ اس سے خوف پیدا ہو جاتا ہے اکثر معطل کنوئیں ایسے ہیں جن کے پاس رات کو جاتے ہوئے لوگ خوف کھاتے ہیں عجیب عجیب روایتیں ان کی طرف منسوب ہو جاتی ہیں تو کہاں ایک کنوئیں کی حالت کہ جو پانی شفاف، صاف، میٹھے پانی سے بھرا ہوا ہو اور دور سے پیاسوں کی نظر پڑے تو وہ لپکتے ہوئے اس کی طرف جائیں کہاں یہ بدلی ہوئی کیفیت کہ اس کنوئیں کے خیال سے بھی خوف پیدا ہو اور رات کو وہ رستہ چھوڑ کر لوگ اس سے دامن بچا کے کسی اور طرف سے گزر جائیں؟ فرمایا یہ چیزیں اگر تم غور کرو گے تو تمہاری نظریں جو بظاہر دیکھتی ہیں لیکن اس کے باوجود نصیحت نہیں پکڑتے۔ یہ بیماری دور ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے جو کچھ تم دیکھو، جب خدا کی عمومی تقدیر پر نظر ڈالو گے تو تمہارے دل اس کو سمجھنے بھی لگ جائیں لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ فرماتا ہے وَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ ایسا نہیں ہوتا اور یہ لوگ نصیحت پکڑنے والے نہیں ہیں۔ یہ تجھ سے

عذاب کے بارے میں جلدی

کرتے ہیں۔ کہتے ہیں جلدی سے عذاب لا کر دکھاؤ۔ اب ظاہر بات ہے کہ اگر ان کو یہ یقین ہو کہ عذاب آ جائے گا تو ہرگز جلدی نہ کریں۔ یہ تمسخر کا ایک رنگ ہے یہ ایک بے یقینی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ کہتے ہیں اچھا جی عذاب اگر خدا نے لانا ہے اور تم اتنے ہی معصوم بنے پھرتے ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے تو پھر ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ اب جلدی سے عذاب لا کے دکھاؤ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ وَعْدَهُ یہ کہتے ہیں حالانکہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ اللہ اپنے وعدوں کی وعدہ خلافی کبھی نہیں کیا کرتا اس کے باوجود وہ بڑی جرأت سے مطالبہ کرتے ہیں۔

اب یہاں تک پہنچنے کے بعد بظاہر انسان توقع رکھتا ہے کہ اب اللہ تعالےٰ فرمائے گا کہ بہت جلدی وہ لوگ پکڑے جائیں گے اور تمہارے دیکھتے دیکھتے خدا کا عذاب ان کو آ لے گا لیکن تعجب سے انسان اس آیت کا بقیہ حصہ پڑھتا ہے تو وہاں کچھ اور مضمون نظر آتا ہے۔ فرماتا ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ تم تو عذاب میں جلدی کر رہے ہو اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف عمل نہیں کیا کرتا۔ لازماً وعدے ایفاء فرمایا کرتا ہے۔ اتنے حتمی طور پر، اتنے یقینی اور قطعی الفاظ میں ان کے شکوک کو رد فرمایا، ان کے وہموں کو توڑا اور کہا کہ اس وہم میں نہ بیٹھے رہنا کہ خدا تمہیں نہیں پکڑے گا اور آگے کیا فرمایا؟ آگے فرمایا ہے وَإِنَّ يَوْمًا عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ کہ بعض دن خدا کے ایک ہزار سال

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)
NO75 FARAH COMMERCIAL COMLEX
J.C. ROAD BANGLORE 560002.
PHONE - 228666 -
منجانب: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائینسز اینڈ جے این انٹرپرائسز

کے دن ہوا کرتے ہیں اُس گنتی کے حساب سے جو تم شمار کرتے ہو تو اس کا تو یہ مطلب بنا کہ کافروں کو تو یہ پیغام دے دیا بظاہر کہ ٹھیک ہے تم ظلم کرتے چلے جاؤ تمہاری اگلی نسلیں بھی ظلم کرتی چلی جائیں یہاں تک کہ دس پندرہ نسلیں تمہاری گزر جائیں آخر عذاب آجائے گا اب جس نسل کو یہ یقین دلایا جا رہا ہے کہ تمہارے ساتھ جو عذاب کا وعدہ ہے وہ ضروری نہیں کہ تمہارے متعلق آئے۔ تم بے پرواہ ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہزار سال کے بعد وہ عذاب تمہارے اُن بچوں اور پوتوں پڑپوتوں اور اُن کے پوتوں پڑپوتوں، لامتناہی رشتے کی جو زنجیر ہے وہ جب ظاہر ہو چکی ہوگی تو اس وقت وہ لوگوں کو پکڑ لے گا یہ تو DETERRENT نہیں ہے اس سے تو حوصلہ شکنی ظلم کی کبھی نہیں ہو سکتی اور دوسری طرف مومنوں کو کیا پیغام ملتا ہے کہ فکر نہ کرو خدا تعالیٰ کے وعدے پورے سچے ہیں، وہ ضرور پورے ہوں گے آج نہیں تو ہزار سال کے بعد عذاب آجائے گا۔ خدا تعالیٰ کا ایک دن ہزار برس کا دن ہوتا ہے تو یہ مطلب تو ہرگز نہیں ہو سکتا اگر یہ معنے اس طرح لئے جائیں تو یہ تو مومنوں کی حوصلہ شکنی اور دشمن اور ظالم کا دل بڑھانے والی بات ہے اس لئے مزید غور کرنا چاہیئے فکر کرنی چاہیئے کہ آخر اس کا کیا تعلق ہے اس موقعے پر یہاں؟

بات یہ ہے کہ

یہ آیت بہت زیادہ وسیع مضمون رکھتی ہے

یعنی یہ ٹکڑا آیت کا اس سے بہت زیادہ وسیع مضمون رکھتا ہے، جو عموماً سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ طریق ہے اور قرآن کریم ہمیشہ اس طریق کے ساتھ الیا چھپا ہوا ہے کبھی ایک دفعہ بھی آپ کو استثنا نظر نہیں آئے گا، کہ جب کوئی سوال کرتا ہے انسان تو خدا تعالیٰ جواب دیتے وقت اس کی فہم اور عقل کے مطابق جو سوال کیا گیا تھا اس طرح جواب نہیں دیتا کیونکہ سوال کرنے والا یا ناقص سوال کرتا ہے یا محدود سوال کرتا ہے اور جواب بھی اگر اسی حساب سے دیا جائے تو جواب بھی اسی حد تک ناقص اور محدود رہے گا اس لئے خدا تعالیٰ کا طریق یہ ہے کہ سوال دُہرا کر اس سوال کو نظر انداز کر کے جو اصل سوال اُٹھنا چاہیئے، جو زیادہ وسیع ہے اپنے مضمون میں جو برحق سوال ہے اس کا جواب شروع کر دیتا ہے یعنی ذہن مائل ہو جاتا ہے ایک سوال کی طرف، پھر اس سوال کی ناقص حالت کو چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور جس طرح وہ سوال اُٹھنا چاہیئے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک وسیع جواب دیتا ہے جس میں ایک حصّہ اُس سائل کے سوال کا بھی آجاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے جواب میں وہاں تک محدود نہیں رہتا تو یہ جواب ہے یہ بہت وسیع جواب ہے اللہ تعالیٰ یہ بتانا چاہتا ہے کہ تم لوگ چھوٹے چھوٹے کنوئیں کے مینڈکوں کی طرح خدا کی تقدیر کو بھی محدود بنا رہے ہو۔ تم سمجھتے ہو کہ انفرادی ظلم کے نتیجے میں ہر جگہ جہاں انفرادی ظلم ہوگا وہاں خدا ایک دم اشتعال میں آجائے گا اور فوراً اس کے عذاب نازل ہونے شروع ہو جائیں گے اور ایک دم حق ظاہر ہو جائے گا اور باطل شکست کھا جائے گا یعنی اس طرح کھلا کھلا نکھرے پر خدا کا نشان ظاہر ہوگا کہ کوئی شک کی گنجائش ہی باقی نہیں رہے گی۔ حالانکہ

خدا تعالیٰ کی تقدیر

ایک بہت ہی وسیع تقدیر ہے اور ضروری نہیں کہ تمہارے انفرادی جذبات کے ساتھ اُس تقدیر کا بھی اسی طرح تعلق ہو یا محدود پیمانے پر کسی قوم کے جذبات کے ساتھ اُس تقدیر کا تعلق ہو۔ خدا کی ایک عمومی تقدیر ہے جس میں قوموں کے عروج و زوال کے فیصلے ہوتے ہیں اور اس عمومی تقدیر کا دن ایک ایک ہزار برس کا بھی ہوتا ہے یعنی خدا جب کسی قوم کو سزا دینے کا فیصلہ کیا کرتا ہے تو وہ ایک ہزار برس کی سزا بھی ہوتی ہے بعض دفعہ ایسی قومیں آجاتی ہیں قوموں کی زندگی پر جن کو خدا ہمیشہ ترک فرما دیتا ہے۔ یہ جس طرح چھوڑے ہوئے کھنڈر ہیں یا گری ہوئی بستیاں ہیں اُس طرح قومیں عبرت کا نشان بن جاتی ہیں اور ہزار ہزار برس تک لوگ اُن سے عبرت حاصل کیا کرتے ہیں۔ تو جس خدا کی تقدیر اتنی وسیع ہے اُس سے تم کس عذاب کی جلدی کر رہے ہو؟ ایک تو یہ جواب ہے جو خدا تعالیٰ نے عذاب کی تقدیر اور انعام کی تقدیر کی حکمت بیان فرما رہا ہے اور جب خدا قوموں پر انعام فرمایا کرتا ہے تو ہزار ہزار برس تک مُردہ قومیں زندہ ہو کر دنیا پر حکومت

کرتے لگ جاتی ہیں اور یہ عجیب بات ہے کہ جب آپ دُنیا کی تاریخ پر نظر کرتے ہیں تو ہزار سالہ دَور ایک سے زائد جگہ ایک سے زیادہ زمانوں میں آپ کو دکھائی دے گا۔

رومن ایمپائر (EMPIRE) کے ہزار سال اس کے بعد ان کے اندھیرا ان کے ہزار سال اور تاریکی جو ان پر طاری ہو گئی وہ ایک ہزار سال تک جاری رہی پھر اُن کے عروج کا دَور اور پھر اس کے ہزار سال اس قسم کے

ہزار سالوں میں بٹی ہوئی قومی تاریخیں

آپ کو جگہ جگہ دکھائی دیں گی اور جب ہزار سال کہا جاتا ہے تو مراد یہ نہیں ہے کہ بعینہٖ ایک ایک دن گنتے ہوئے آخر ہزار سال پورے کرتے ہیں۔ یہ ایک عمومی محاورہ ہے کم و بیش ہزار سال تک ایک تاریخ چلتی ہوئی دکھتے تو پہلے تو اللہ تعالیٰ سائل کو سنجیدہ بنا رہا ہے۔ کہتا ہے تم نے کتنا چھوٹا سا سوال کیا ہے۔ اور سمجھتے ہو کہ تمہارے پیمانے پر ہی خدا تعالیٰ کی تقدیر کو ماپا جائے گا تمہارے اوزان اور ہیں اُن سے دوسری چیزیں تولی جاتی ہیں، تمہارے پیمانے اور ہیں اُن سے دوسری چیزوں کو ماپا جاتا ہے گویا اللہ کی تقدیر تو بہت ہی وسیع ہے مگر ہے یقینی اور اس تقدیر کو کوئی دُنیا میں بدل نہیں سکتا پس ماضی پر نگاہ کرو تو تمہیں اُس کی بے شمار مثالیں نظر آئیں گی۔

یہ تو عمومی جواب ہے ایک اور جواب ہے جو اسی جواب کے اندر دبا ہوا موجود ہے لیکن اکثر لوگوں کو نظر نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ۔ ایسے ایسے دن بھی خدا کے پاس ہیں کہ تم یوں شمار کرو گے ان کو گویا ہزار سال کے دن ہیں۔ مراد یہ ہے کہ خدا کے عذاب میں جلدی نہ کرو

خدا کا عذاب جب آتا ہے

تو بعض دن اُس کے عذاب کے اتنے بھاری ہو جاتے ہیں کہ ہزار برس کا دن معلوم ہوتا ہے جس طرح تم شمار کرتے ہو اُس طرح بعض دفعہ گنتیاں سالوں کو چھوٹا بھی دکھا دیا کرتی ہیں اور دنوں کو بڑا کر کے بھی دکھا دیا کرتی ہیں اور یہ وہ مضمون ہے جو قرآن کریم نے ایک سے زیادہ جگہ اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ قیامت کے دن فرمایا کہ جب وہ باتیں کریں گے کہ ہم کتنے دیر رہے تو کہیں گے ایک دن یا اس کا معمولی سا حصّہ۔ اب جس مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس پر جب آپ غور کریں تو اس معاملے میں تقدیر خیر و شر کے بعض بہت دلچسپ پہلو سامنے آتے ہیں۔ جب مصیبتیں ہوں جب مشکلات ہوں تو تھوڑا زمانہ بھی بہت لمبا دکھائی دیتا ہے اور جب وہ گزر جاتا ہے تو وہی تکلیفوں کا زمانہ چھوٹا دکھائی دینے لگ جاتا ہے اور جتنا انسان اُس سے دُور ہوتا چلا جاتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ مختصر اور معمولی اور بے حیثیت دکھائی دینے لگتا ہے۔

تو اس جواب میں خدا تعالیٰ نے جہاں اُن کے دشمنوں کو اور تعلّی کرنے والوں کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ خدا کے ایسے عذاب کے دن بھی آسکتے ہیں اور آنے والے ہیں کہ تمہارا ایک دن بھی ہزار برس کے برابر بوجھل ہو جائے گا اور تم پر بھاری ہو جائے گا۔ وہاں مومنوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس وقت تمہارے گزرے ہوئے دن چھوٹے دکھائی دیں گے تمہیں۔ وہ سالہا سال بھی جو تکلیفوں کے تم نے کاٹے ہوں گے جب خدا کی پکڑ آتی ہے تو ایسی لذت پیدا ہو جاتی ہے یعنی مومنوں کے حق میں جب خدا کی پکڑ آتی ہے کسی کے خلاف

ارشادِ نبویؐ

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى

(موطا امام مالکؒ)

(ترجمہ)

"اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔"

محتاجِ دعا ۔۔۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

تو وہ سمجھتے ہیں کہ ادھر ہم تو خواہ مخواہ جلدی کر رہے تھے۔ خدا نے تو انبیاء کو بڑا اور وعدوں کو ایسا پورا فرمایا کہ ہم اپنی بے صبری پر شرمندہ اور معذرت خواہ ہیں۔ اب انبیاء کی وسیع تاریخ تو بہت ہی لمبی ہے آپ

جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ پر نظر ڈال کر دیکھیں

ہمیشہ یہی ہوا ہے۔ ہماری آج کی جو نسلیں ہیں ان میں سے بہت سے ہیں جن کو ۵۳ء کی تاریخ یاد ہے اور اکثریت ہے جن کو ۷۴ء کی تاریخ یاد ہے۔ اگر آپ غور کر کے ان باتوں کو مستحضر کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب وہ زمانہ گزر رہا تھا تو اس وقت مومنوں پر یہ کیفیت تھی کہ ایک ایک دن کئی کئی برس کا لگتا تھا اور کئی برس تک یہ پھیلے ہوئے دن بہت ہی کٹھن زمانہ تھا جو گزرا لیکن جب خدا تعالیٰ کی تائید ظاہر ہوئی اور اس کی نصرت آئی روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی اس وقت مومنوں کے دلوں میں ایک شرمندگی کا احساس پیدا ہوا کہ ہم یونہی جلدی کرتے تھے، ہم یونہی باتیں کرتے تھے کہ دیکھو خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں آئی وہ تو آجایا کرتی ہے اور وہ گزرا ہوا زمانہ جب چھوٹا سا اور مختصر دکھائی دینے لگا۔ قومی طور پر بھی اور انفرادی طور پر بھی اور اب ابھی میں نے بارہا ان لوگوں سے باتیں کر کے دیکھا ہے جن کو شدید تکلیفوں میں سے گزرنا پڑا ہے۔ اب جب وہ مڑ کے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تو معمولی چند دن تھے، گزر گئے، پتہ بھی نہیں لگا اور اللہ کے فضل سے اب دائمی طور پر آ گئے ہیں ہمارے پاس اس کے برعکس تقدیر ظاہر ہوتی ہے ظالم کے متعلق فرماتا ہے ایک ایک دن پھر ان کے لئے ایسا آتا ہے جو ہزار برس کے مطابق بھاری ہو جایا کرتا ہے اور ٹلتا نہیں۔ یہ وہ دن ان کا اور یہ ان کا انجام ہے اور الٹ جاتی ہے تقدیر یہاں آکر۔ مومن کے سخت دن چھوٹے ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور وہ جو سمجھتے تھے ہمارے آسائش کے دن ہیں ان کے دن سخت ہوتے لگ جاتے ہیں۔

چنانچہ اس کے معاً بعد اسی مضمون کو پھر جاری فرمادیا کہ ہم جب ایک دن کی بات کرتے ہیں، ایک ہزار برس کا تو یہ مراد نہیں کہ ہم نہیں پکڑیں گے ان کو

اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا

وَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَمْلَيْتُ لَهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ۔ یہ نہیں فرمایا کہ ظالموں کی نسلوں کو میں پکڑا کرتا ہوں۔ فرمایا بسا اوقات ایسی بستیاں لیں تو تمہیں ملیں گی جو ظالم ہوتی ہیں اور میں ان کو مہلت دے رہا ہوتا ہوں ثُمَّ أَخَذْتُهَا وَإِلَيَّ الْمَصِيرُ پھر میں انہی لوگوں کو پکڑ لیتا ہوں جو ظلم کر رہے ہوتے ہیں اور لازماً تم میں سے ہر ایک کے لئے میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔

یہ جو میں نے کہا ہے کہ دن بھاری ہو جاتا ہے مراد یہ ہے کہ ایک ایسا دن بھی آتا ہے جو ہزار برس کے برابر بوجھل نظر آئے گا۔ یہ قرآن کے منہ میں بات ڈالنے والی بات نہیں ہے بلکہ خود قرآن کریم کی دوسری آیت کریمہ انہی لفظوں میں اس مضمون کو واضح فرما رہی ہے کہ بعض دن بوجھل ہو جایا کرتے ہیں، بعض جب خدا کے عذاب آتے ہیں تو بھاری ہو جاتے ہیں فرمایا:۔ يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں اس ساعت کے متعلق جس کا وعدہ دیا گیا ہے وہ انقلابی گھڑی جس کے منتظر ہو تم۔ اس کے متعلق یہ پوچھتے ہیں أَيَّانَ مُرْسَاهَا آخر وہ کب ظاہر ہوگی؟ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي تو ان سے کہہ دے کہ اس کا علم میرے رب کو ہے لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ اپنے وقت پر خدا کے سوا اس گھڑی کو کوئی ظاہر نہیں فرما سکتا۔ یعنی اس انقلاب کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا، کوئی برپا نہیں کر سکتا جو اپنے وقت پر لازماً آئے گا خدا کے سوا ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وہ ایسی قیامت ہے جو بہت ہی بوجھل ہو گی فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ زمین و آسمان پر

وہ گھڑی بہت سخت کڑی ہو گی

وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ جو بوجھل ہو جائے گا زمینوں پر بھی اور آسمانوں پر بھی لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً آئے گی تو وہ گھڑی ضرور لیکن اچانک آئے گی۔ پس جس چیز نے اچانک آنا ہو اس کے متعلق پہلے سے تخمینے کیسے لگائے جا سکتے ہیں کہ فلاں دن آجائے گی اور فلاں دن آجائے گی عمومی طور پر اشارے تو مل جاتے ہیں لیکن وہ ایسے اشارے ہیں جو انگلی یہاں بھی اٹھتی ہے وہاں بھی اٹھتی ہے وہاں بھی اٹھتی ہے وہ حرکت کرنے والی انگلی ہوتی ہے خدا تعالیٰ کی شاید یہ ہو شاید وہ ہو، شاید وہ ہو اور شاید وہ ہو اور اگر یہ شاید کا مضمون نہ پایا جاتا تو بَغْتَةً کا مضمون اس کے ساتھ پھر اکٹھا نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بکثرت بار بار جب دشمنوں کے منصوبوں کی خبر دی گئی اور جماعت پر سخت اوقات کی خبر دی گئی۔ ساتھ ہی مدد کے متعلق بَغْتَةً کا اظہار فرمایا کہ وہ اچانک آئے گی۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا جہاں تک تعلق ہے یہ اندازہ لگانا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے یا وہ رؤیا اور کشوف جو خدا نے آپ پر ظاہر فرمائے کہ فلاں دن معین طور پر ضرور ہو گا یہ درست نہیں ہے۔ اگر یہ درست ہو تو پھر بَغْتَةً والی بات درست نہیں ہو سکتی اور بَغْتَةً والی بات تو یقینی ہے کیونکہ قرآن کریم میں قطعی طور پر موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں اسے دہرایا گیا ہے بار بار یہ بتانے کے لئے

جماعت احمدیہ کے ساتھ بَغْتَةً کا واقعہ

ایک دفعہ نہیں بلکہ بارہا ہوگا۔ جب ہوگا تو اس وقت انسان معین طور پر بتائے گا کہ ہاں اس بات کا فلاں الہام میں بھی ذکر تھا کیونکہ اس جگہ بھی انگلی کا اشارہ موجود ہوگا اور وقت بتائے گا کہ ہاں اس طرح تھا اور ایسی دلیل موجود ہو گی کہ دشمن محسوس کرے گا کہ ہاں یہ کہنے والے سچے ہیں یعنی بعض الہامات باوجود اس کے کہ آپ پہلے معین نہیں کر سکتے ان کے وقت کو جب ظاہر ہوتے ہیں تو یقینیت کے ساتھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں کہ دشمن بھی مجبور ہو جاتا ہے یہ تسلیم کرنے پر کہ ہاں اس بارہ میں یہ سچ کہہ رہے ہیں ساری علامتیں موجود تھیں پہلے سے ہی اگرچہ ہم سمجھ سکے ہوں یا نہ سمجھ سکے ہوں تو بَغْتَةً نے اس مضمون کو کھول دیا اور یہ بھی بتادیا کہ ہزار برس بعد کی بات نہیں ہے جو ظالم قوم ہے وہی پکڑی جائے گی اور جب ہم کہتے ہیں کہ ایک ہزار برس کا دن تو مراد یہ ہے کہ وہ بھاری دن ہوگا ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پھر فرماتا ہے يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا تجھ سے تو اس طرح پوچھ رہے ہیں گویا کہ تو حَفِيٌّ عَنْهَا ہے۔ عجیب ہے قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کہ ایک ہی لفظ میں کئی معانی سما دیتا ہے اور

موقع اور محل کے مطابق

وہ معانی اس پر اطلاق پاتے ہیں حَفِيٌّ کا ایک معنی ہے خوب واقفیت رکھنے والا، خوب علم رکھنے والا اور حفی منہا عن کے صلہ کے ساتھ جو حفی

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کیلئے
کراچی میں
تشریف لائیے
الرؤف جیولرز
۱۴۔ اے خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
(فون نمبر: ۶۱۷۰۹۹)

آتا ہے تو اس کا ایک معنی یہ ہوتا ہے کہ تو بات معلوم کرنے میں بہت حریص ہے اور پیچھے پڑا ہوا ہے کہ میں یہ بات معلوم کرکے چھوڑوں گا گویا کہ تجھے بھی تو لگی ہوئی ہے کہ یہ واقعہ کب ہوگا؟ تو یہ دو معانی ہیں، جو دونوں یہاں اطلاق پاتے ہیں۔ فیصلہ اس طرح ہوگا کہ یَسْئَلُوْنَکَ سے کیا مراد ہے؟ یہ وہ عذاب کا معاملہ ایسا ہے جس میں صرف منکرین ہی نہیں پوچھا کرتے کہ کب ہوگا وہ تو تمسخر میں پوچھتے ہیں۔ مومن بھی بعض بے قراری میں پوچھا کرتے ہیں کہ وعدے تو ہیں۔ کب ہوں گے وہ پورے تو دونوں کو الگ الگ جواب ہونا چاہیئے اور حَفِیٌّ میں یہ دونوں جواب موجود ہیں، وہ جو منکر ہے وہ تو یہ نہیں سوچ سکتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یقینی علم ہے کہ کب ہوگا اور اس کے باوجود ہم سے چھپا رہے ہیں وہ تو مانتے ہی نہیں وہ تو تمسخر کر رہے ہیں۔ یَسْتَعْجِلُوْنَکَ کا تو مضمون ہی تبھی ظاہر ہوتا ہے جب وہ یقین رکھتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نعوذ باللہ مفتری ہیں اپنی طرف سے باتیں بنا رہے ہیں۔ نہ کوئی عذاب آنا ہے نہ ان کو پتہ ہے لیکن حَفِیٌّ عَنْهَا کا جواب ان پر بھی صادق آتا ہے وہ یہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ اس آیت کے مطابق کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دل میں بھی یہ بے چینی تو ضرور لگی ہوگی کہ میں کوئی دن معین کر سکوں اور بتا سکوں کہ فلاں دن تم پر عذاب آجائے گا تو چونکہ پیشگوئی کرنے والا پیشگوئی کرتا ہے کسی بنا پر، دشمن اگرچہ یقین نہیں رکھتا ہو کہ وہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کے پیشگوئی نہیں کر رہا، تو یہ تو ضرور خیال کر سکتا ہے کہ اٹکل پچو جس طرح وہ پیشگوئی کیا کرتے ہیں اس کے پاس بھی کچھ ہے کچھ طلسم اس کے پاس بھی ہے، کچھ آثار اس نے بھی دیکھے ہوئے ہیں اور کوشش کر رہا ہے یہ بڑی محنت کر رہا ہے کہ معلوم کر سکے کہ اس کے عمل جیوتش وغیرہ کے ذریعہ سے وہ کونسا دن بنتا ہے تو حَفِیٌّ عَنْهَا کا یہ معنی ہوگا اس موقعے پر کہ یہ سمجھتے ہیں، یہ یقین رکھتے ہیں کہ تو بھی اس بات کے پیچھے پڑ چکا ہے کہ میں وہ دن معلوم کرکے رہوں جس دن دشمن پر عذاب آجاتا ہے اور مومن جب سوال کرتے ہیں تو وہ ایمان کے نتیجے میں سوال کرتے ہیں، حسن ظنی کے نتیجے میں سوال کرتے ہیں، وہاں حَفِیٌّ کا معنی یہ ہوگا کہ گویا تجھے خوب یقینی طور پر علم ہے کہ وہ کیا ہے صرف چھپا رہا ہے اُن سے تو فرماتا ہے کہ

دونوں قسم کے سائلوں کیلئے جواب

یہ ہے قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ اُن سے کھول کر کہہ دے کہ علم تو ہے اس کا لیکن اللہ کے پاس ہے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے اب یہ "اکثر لوگ نہیں جانتے" کا جو حصہ ہے یہ بھی بڑا ایک عجیب مضمون بیان کیا ہے اگر تو خدا نے یہ فرمانا ہو کہ تجھے علم ہے صرف تو پھر اکثر کا لفظ استعمال نہیں ہونا چاہیئے تھا پھر تو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ لوگ بالکل نہیں جانتے اس بات کو تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ خدا کچھ نہ کچھ ترشح علم کا فرماتا رہتا ہے مومنوں کے اُوپر باوجود اس کے کہ عمومی طور پر اخفا کے پردے میں رکھتا ہے لیکن کچھ اشارے یہاں، کچھ اشارے وہاں ایک علم کا تھوڑا سا ترشح ہوتا رہتا ہے اور کچھ لوگوں کو خدا تعالیٰ خبریں دیتا رہتا ہے گو دن کو سو فیصدی یقین کے ساتھ تو وہ ظاہر نہیں کر سکتے لیکن جب انگلیاں آخر پر اٹھتی ہوئی نظر آتی ہیں تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہی دن تھا تو کچھ نہ کچھ علم مومن کو ضرور ملتا ہے وہ کافروں کی طرح کلیتہً بے علم نہیں رہتا لیکن اس علم میں دن کی تعیین ایسی نہیں ہوتی کہ بَغْتَةً کے خلاف ہو بَغْتَةً کا مضمون بھی جاری رہے گا۔

پس میں اس لئے کھول رہا ہوں کہ آج کل غیروں کے متعلق بھی یہ اطلاعیں آرہی ہیں۔ اب تو مولویوں نے خطبوں میں بھی کہنا شروع کر دیا ہے کہ یہ جو کہتے تھے کہ یہ ہوگا، کچھ بھی نہیں ہوا تماشے ہیں صرف، قصے ہیں ان کے، ہونا ہوانا کچھ نہیں، سب جھوٹ ہے ان کا، جو مرضی کرتے چلے جاؤ کوئی خدا نہیں ہے جو پوچھنے والا ہو اور بعض احمدی بھی گھبرا گئے ہیں شک کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں آخر کب آئے گی خدا کی مدد ہم تو سنا کرتے تھے آج آئے گی، آئے گی، آئے گی آپ بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ اب آئے گی کل آئے گی پرسوں آئے گی بتائیں وہ کہاں ہے؟

ایسے بہت کم ہیں جو اس طرح بے تابی کا اظہار کرتے ہیں گویا صبر ٹوٹ چکا ہے بہت کم ہیں لیکن اکثر دل کی ڈھارس کے لئے اطمینان قلب کے لئے پوچھتے تو رہتے ہیں اس لئے ان کو میرا یہی جواب ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو برس پہلے دیا تھا کہ خدا کی تقدیر کو عمومی طور پر سمجھنے کی کوشش کرو۔ وہ تمہارے جذبات سے وابستہ نہیں ہے۔ تمہاری انفرادی خواہشیں خدا تعالیٰ کی تقدیر کو ڈھالنے والی نہیں، نہیں گی نہ کبھی بنی ہیں

قوموں کی زندگی اور قوموں کی موت

کے متعلق خدا کے کچھ فیصلے ہوتے ہیں اور بعض دفعہ وہ لمبا وقت چاہتے ہیں ظاہر ہونے کے لئے اور جب تک وہ تقدیر پختہ نہ ہو جائے وہ باتیں نہیں ظاہر ہوا کرتیں۔ بعض دفعہ آزمائش کے دور خدا لمبے کرتا ہے، بعض دفعہ نعمتوں کے دور لمبے کرتا ہے، بعض دفعہ خوف کے دور لمبے کر دیتا ہے، بعض دفعہ مہلتوں کے دور لمبے کر دیتا ہے اور اس کا ایک مقصد ہوا کرتا ہے پس جب خدا عمومی تقدیر ظاہر فرماتا ہے تو تمہاری محدود عقلیں اس تقدیر کو جانچ نہیں سکتیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے تم پر خوب کھول کر بیان فرمایا ہے کہ قومی تقدیروں میں تو ہزار ہزار برس کا بھی ایک دن آجایا کرتا ہے۔ ہزار ہزار برس کی بھی رات ظاہر ہو جایا کرتی ہے تو تم ان باتوں کو جانتے ہو کیوں پھر خدا کی تقدیر کے برعکس نتائج دیکھنا چاہتے ہو؟ دوسری طرف یہ مضمون ہے کہ جہاں تک ان ظالموں کا تعلق ہے

جو تم پر ظلم کر رہے ہیں خدا ان کو ضرور پکڑے گا

ان کے لئے ہزار برس کا وعدہ نہیں ہے اور لازماً پکڑ آئے گی لیکن ایسے وقت میں آئے گی کہ جب ان کو بھی توقع نہیں ہوگی اور تمہیں بھی توقع نہیں ہوگی اچانک ایک دن تمہاری آنکھیں کھلیں گی اور تم دیکھو گے کہ خدا کی تقدیر جاری ہو چکی ہے اس لئے بے صبری کرکے تم اپنے ثواب کو ضائع نہ کرو اور اُس لطف کو ضائع نہ کرو جو صبر کے نتیجے میں تمہیں آئے گا اگر تم صبر کے ساتھ، توکل کے ساتھ بیٹھے رہو پھر جب تم اچانک خدا کی پکڑ کو ظاہر ہوتا دیکھو گے تو تمہیں اور ہی لطف آئے گا۔ لیکن جس طرح آٹے میں تھوڑی سی بھی کرک آجائے تو روٹی بدمزہ ہو جاتی ہے اس طرح اگر تم نے ابھی سے خدا سے شکوے کر دئے، ابھی سے بے قراری کا اظہار شروع کر دیا بے صبری شروع کر دی، تو جب وہ خدا کی طرف سے روحانی رزق ظاہر ہوگا اس میں تمہاری بے صبری کی کرک ضرور آجائے گی تو کیوں اپنے مزے کو ضائع کرتے ہو؟ اتنا تمہارے لئے کافی ہونا چاہیئے کہ خدا اپنے وعدوں کے خلاف کبھی نہیں جاتا

ہو نہیں سکتا کہ خدا کی تقدیر ٹل جائے

پس کامل یقین کے ساتھ رہو، پورے توکل اور صبر کے ساتھ زندہ رہو تمہاری نسلوں کو خدا نشان دکھائے گا آنے والی نسلوں کو نہیں، تم ہو گے تم زندہ ہو گے اپنی آنکھوں سے خدا کے نشانات کو ظاہر ہوتا دیکھو گے اور یہ ظالم بھی ہوں گے اُس وقت اور یہ اپنی آنکھوں سے خدا کی پکڑ کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھیں گے پس جس خدا نے اس طرح کھول کھول کر مضمون خیر و شر کو ظاہر فرما دیا ہو اس کے متعلق ظن کرنا اور چھوٹے چھوٹے خیالات کے مطابق محدود سوالات کرکے خدا کی تقدیر کی تعیین کرنے کی کوشش کرنا یہ زیب نہیں دیتا مومنوں کی جماعت کو۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد مکرم چوہدری محمود احمد صاحب شہید کی نماز جنازہ ہوگی۔

بدر کی اعانت اور توسیع اشاعت آپکا جماعتی فرض ہے

پاکستان میں جماعت احمدیہ کو درپیش مسائل "پرشبستان" ڈائجسٹ دہلی کے نمائندے بشیر ریاض کا

محترم حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ سے ایک انٹرویو

ممتاز ماہر قانون اور قادیانی رہنما چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے پاکستان کی پارلیمنٹ کے حالیہ فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان ہونے کے بارے میں کسی تائید کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا اصل چیز اُن کے ضمیر اور قلب کا اطمینان ہے۔ اگر ان کا عقیدہ راسخ ہے تو ساری دنیا بے شک ان کو غیر مُسلم سمجھتی رہے اُن کو اس کی ہرگز پرواہ نہیں ہوگی۔ انہوں نے گذشتہ دنوں لندن کی احمدیہ مسجد ٹیبنی میں میرے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں تسلیم کیا کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے ان کے فرقے کے لوگوں کے لئے بڑی مشکلات پیدا ہو جائیں گی یہ مشکلات اقتصادی، مادی یا تمدنی ترقی میں ہوسکتی ہے جو بقول ان کے راہِ حق میں تو لوگ شروع سے برداشت کرتے آئے ہیں محاذِ جنگ پر بھی انہیں طرح طرح کی قربانیاں دینی ہوں گی جس سے انہیں خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کے بارے میں کسی قادیانی رہنما کی طرف سے یہ پہلا تبصرہ ہے۔ چودھری ظفر اللہ نے اس ملاقات میں الزام لگایا کہ پاکستان میں ابھی تک ان کے فرقہ کے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ وزیر اعظم بھٹو نے ایک اقلیت کی حیثیت سے قادیانیوں کو تحفظ دینے کا جو یقین دلایا ہے اس پر عمل درآمد جاری ہے میں نے اس ملاقات میں چودھری ظفر اللہ خاں سے کچھ سوالات بھی کئے:

س: میں نے گذشتہ ملاقات میں آپ سے یہ اہم سوال پوچھا کہ اگر آپ کو غیر مسلم۔ اقلیت قرار دیا جائے تو آپ کا ردّ عمل کیا ہوگا جس کا آپ نے جواب دیا تھا کہ مسلمان ہونے کے لئے آپ کو حکومت یا کسی ادارے کی تائید کی ضرورت نہیں کیوں کہ اس کا اختیار اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اب جب پاکستان کی قومی اسمبلی نے آپ کے فرقے کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے آئین میں ترمیم متفقہ طور پر منظور کر دی ہے تو آپ اس فیصلے کے بارے میں کیا کہیں گے؟

ج: جیسا کہ آپ نے یاد دلایا ہے میرا وہی موقف ہے جو پہلے تھا۔ کوئی پارلیمنٹ کسی کے ایمان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی۔ یہ فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اسی کو شایان ہے۔ اگر اس کی نظر میں ہم مسلمان ہیں تو ساری دنیا ہمیں غیر مسلم قرار دے دے تو اس سے ہم غیر مسلم نہیں ہو جائیں گے، اور اگر ہمارے دل میں ایمان نہیں تو ساری دنیا ہمیں مسلمان تسلیم کر لے تو ہم مسلمان نہیں بن جائیں گے۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے اس کے نتیجے میں بے شک ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ لیکن ایمان کے راستے میں ہمیشہ مشکلات پیدا ہوتی رہتی ہیں جس سے مومن کا امتحان ہوتا ہے۔ اگر ایمان با استقامت ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب مشکلات حل فرماتا چلا جاتا ہے۔ یہی پیش آمدہ صورت حال میں اب بھی ہوگا۔ سنت اللہ میں تبدیل نہیں ہوگی۔

س: غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد آپ کے خیال میں آپ لوگوں کو کسی قسم کی مشکلات پیش آئیں گی؟

ج: مشکلات کے بارے میں کوئی اندازہ نہیں کر سکتا لیکن اخبارات میں جو منصوبے چھپتے رہتے ہیں مثلاً احمدیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کر دیا جائے، یا اور کسی قسم کی معاشرتی اقتصادی، تمدنی، مشکلات ان کے لئے پیدا کی جائیں۔ یہ بعض خوف دلانے والی چیزیں ہیں۔ لیکن جس شخص کا یہ محکم ایمان ہو کہ رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے، حکومت نہیں دیتی اور ہر قسم کی بخشش اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے کوئی انسان کسی کے نفع نقصان پر حتمی اختیار نہیں رکھتا یہی بنیادی فرق ہے ایمان میں اور شرک میں۔ ہم بفضل اللہ برحق ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے رہتے ہیں کہ وہ ہمیں استقامت عطا فرمائے اور ہر حالت میں اپنی رضا کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو مشکلات پیدا ہوں گی ان کی برداشت کی وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے اور ان کے حل کے راستے کھولتا جائے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک عمل تو بالکل واضح ہوگیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے حق پر قائم ہیں۔ کیوں کہ علماء دلائل سے عاجز آچکے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ دلائل کے ساتھ ہماری ترقی نہیں رُک سکتی۔ اب وہ خوف، دہشت، سختی اور تشدد کے ذریعے ہماری ترقی روکنا چاہتے ہیں اگر ہم حق پر قائم ہیں تو یہ طریقہ حق پر غالب آنے کا نہیں، اور یہ اس طریق سے وہ اپنے مقصد کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

س: آپ نے ابھی خوف و دہشت اور سختی کا ذکر کیا ہے وزیر اعظم بھٹو نے ہر پاکستانی شہری کے تحفظ کا اس موقع پر جو اعلان کیا ہے کیا آپ اسے ناکافی اور غیر تسلی بخش سمجھتے ہیں؟

ج: فیصلے سے قبل جو عملی طور پر تشدد ہو رہا ہے وہ ابھی تک جاری ہے۔ لہٰذا وزیر اعظم صاحب کے اعلان کا جہاں تک عمل کا سوال ہے اس پر عمل شروع نہیں ہوا۔ بائیکاٹ کی سختی ویسے ہی جاری ہے اور الفاظ کی شدت جو ہمارے متعلق استعمال کئے جاتے ہیں ویسے ہی ہے اور آئندہ ارادے اور منصوبے جن کا اعلان کیا جاتا ہے وہ سیاسی تشدد سے ہوتے ہیں

س: قومی اسمبلی نے آپ کو غیر مسلم قرار دینے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف کیا آپ کوئی اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

ج: یہ فیصلہ امام جماعت کے اختیار میں ہے مجھے یقین ہے کہ ان کی وسعتِ نظر تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ جماعتی فیصلے میری شخصی رائے کے محتاج نہیں۔ گو اصولاً میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو طریق قانون نے اور آئین نے ہمارے تحفظ کے لئے کھلا چھوڑا ہوا ہے اس طریق کو اختیار کرنے پر ضرور غور ہو رہا ہے ہوگا۔

س: یہ اطلاعات کہاں تک درست ہیں کہ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد احمدی مذہبی ہیڈ کوارٹر پاکستان سے بیرونِ ملک منتقل کر دیا جائے؟

ج: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے بڑے واضح طور پر یہ اعلان ہو چکا ہے کہ پاکستان ہمارا وطن ہے۔ پاکستان ہمیں عزیز ہے۔ ہم اپنے وطن کی بہبود اور ترقی کے لئے ہر خدمت اور ہر قربانی دینے کو تیار ہیں اور اسی کے لئے ہمارا جینا اور مرنا ہے۔ یوں کئی پاکستانی تلاش روزگار میں یا اپنے پیشے میں ترقی کی خاطر پاکستان سے باہر غیر ملکوں میں جاتے ہیں چنانچہ کئی لاکھ پاکستانی اس وقت برطانیہ میں ہیں، لیکن اس سے یہ مراد نہیں کہ کوئی پاکستانی ملک سے باہر کسی ایسی وجہ سے جائے تو اس کی محبت اور عقیدت اپنے وطن سے کسی لحاظ سے کم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کو ترک کرنے کا منصوبہ ہم پر عائد کیا جاتا ہے۔ یہ غالباً ہمارے مخالفین کی خواہش اعلیٰ ہے یا ان کے عزائم پر دلالت کرتا ہے کہ وہ ہمیں وطن چھوڑنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔

س: اس الزام کے بارے میں آپ کیا کہیں گے کہ اس سال کے شروع میں آپ پاکستان کے خلاف سازباز کرنے کے لئے بھارت گئے تھے؟

ج: میں شروع سال میں دو دن کے لئے قادیان گیا تھا جو ہماری جماعت کا مرکز ہے جہاں ہمارے بہت سے دوست اور عزیز آباد ہیں جہاں علاوہ بزرگانِ سلسلہ کے میرے والدین مدفون ہیں جس مقام کا ہمارے دلوں میں ویسا ہی احترام اور اس کے ساتھ ویسی ہی محبت ہے جیسی کہ ایک مذہبی مرکز کے ساتھ ایک عقیدت مند کو ہونی چاہیئے۔ میں محض اس جذبہ کے تحت قادیان گیا تھا۔ تقسیم کے بعد میں قادیان اس لئے نہیں جا سکا تھا کہ تمام پبلک ذمہ داریاں مجھ پر عائد تھیں۔ یہ مدنظر رکھتے ہوئے مجھے اندیشہ تھا کہ میرا قادیان جانا کسی غلط فہمی کا موجب نہ ہو۔ جب میں ان ذمہ داریوں سے آزاد ہو چکا تو اس قید سے بھی آزاد تھا اور اپنے دلی جذبات کے اثر کے تحت اپنی اس خواہش کو پورا کرنے میں کامیاب ہوا اور اب بھی میں آزاد ہوں کہ اگر موقع محل مناسب ہوا اور میرے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو میں جذبات کے تحت قادیان جانے کے مواقع کو غنیمت خیال کروں گا۔ میرے قادیان جانے سے جو تاثرات مخالفین کی طرف سے شائع ہوئے وہ محض ان کا رنگین تخیل تھا۔ اس میں کوئی حقیقت نہیں تھی۔

س: آپ نے میرے ساتھ گفتگو کے دوران پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اظہار کیا ہے اس لئے کیا یہ کہنا درست ہوگا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا قانون پاس نہ ہوتا تو پاکستان خانہ جنگی کی لپیٹ میں آجاتا۔ اس لئے پاکستان کے استحکام کے لئے آپ کو یہ فیصلہ قبول ہوگا۔

ج: میں اس فیصلے کو اس لحاظ سے قبول نہیں کرتا کہ میں اسے صحیح سمجھتا ہوں کیوں کہ میں اپنی نگاہ میں اپنے تئیں اور باوجود ایک عاصی گناہ گار ہونے کے اللہ کے فضل و کرم سے امید کرتا ہوں کہ اس کی نگاہ میں، میں مسلمان سمجھا جاتا ہوں۔

یہ فیصلہ مجھے غیر مسلم قرار دیتا ہے تو اس لئے اس فیصلے کو قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاں تک خانہ جنگی کا تعلق ہے مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ پاکستان کی مضبوطی کا موجب نہیں اور یہ پاکستان کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کرنے والا ثابت ہوگا۔ اور اللہ ان سے پاکستان کو محفوظ رکھے۔

س : حادثہ ہونے کے موقع پر آپ کی لندن کی پریس کانفرنس کے بعد یہ الزام لگایا گیا تھا آپ نے پاکستان کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی طاقتوں کو مداخلت کی دعوت دی ہے اس لئے آپ پر مقدمہ چلایا جائے۔ پچھلے دنوں جب برطانوی پارلیمنٹ میں کچھ ممبروں نے اس مسئلے پر تحریک پیش کی تھی تو بھی آپ کے اس مطالبہ کی صدائے بازگشت سنی گئی۔ کیا موجودہ صورت میں آپ بیرونی ممالک میں اپنا اثر و نفوذ استعمال کریں گے؟

ج : میں نے کسی بیرونی حکومت یا طاقت سے پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی اپیل نہیں کی جیسا کہ میں پہلے ہی آپ کو یہ بتا چکا ہوں مجھے حکومت اور انسانی حقوق کے تحفظ کے اداروں میں فرق کا علم ہے۔ جب یہ اطلاعات ملی تھیں کہ ہماری جماعت کے لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے تو میں اقوامِ متحدہ کے تحفظ انسانی، قانون ریڈ کراس اور اس قسم کے اداروں سے اُس وقت رجوع کیا تھا۔ کیوں کہ پاکستان میں احمدیوں کی جان و مال کو کوئی تحفظ حاصل نہیں رہا تھا اور بعض شہروں میں انتظامی مشینری نہ صرف قتل و غارت اور لوٹ کا تدارک کرنے میں ناکام رہی بلکہ خاموش تماشائی بنی رہی۔ اس لئے ان اداروں سے رجوع کرنے کے سوا چارہ نہ تھا اور یہ وہ ادارے ہیں جن کا پاکستان رکن ہے اور مشکل وقت میں ان ہی اداروں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ چونکہ میں ملازمت کا نشانہ بنا لیا گیا ہوں۔ اس لئے ہر کوئی میرے خلاف الزام تراشی اپنا فرض سمجھتا ہے اور یہی حال اخبار نویسوں کا ہے کہ وہ حقائق کو غلط طور پر پیش کرتے اور اپنی منشا کا مضمون اخذ کرتے ہیں۔ اگر اب بھی پاکستان میں احمدی جماعت کے لوگوں کی جان و مال کو خطرہ درپیش ہوا اور قتل کے واقعات ہوئے ان عالمی اداروں سے رجوع کرنا اور ان کی توجہ دلانا ایک جائز اقدام ہوگا اور اسے پاکستان کے خلاف سازش قرار نہیں دیا جا سکتا ان بین الاقوامی اداروں سے انسانی تحفظ کی ہماری اپیل کو ہمارے وہی مخالف غیر ملکی مداخلت قرار دیتے ہیں جنہوں نے ہمارے فرقے کے بے گناہ انسانوں کو قتل کرنا ثواب سمجھ لیا ہے۔

س : آپ کے خیال میں آپ کو کون سے خطرات درپیش ہیں؟

ج : اس بارے میں میں زیادہ نہیں جانتا بلکہ دو ایک اخبار میرے زیرِ مطالعہ آتے ہیں۔ میری معلومات کا انحصار ان ہی پاکستان کے اخباروں پر ہے۔"

(شبستان اردو ڈائجسٹ نئی دہلی دسمبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۵ تا صفحہ ۸)

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

چہار دیواری بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین

قادیان ۱۴ر تبوک (ستمبر) - گزشتہ دو تین روز کے اندر پاکستان سے واپس قادیان آنے والے مقامی احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کا جسد اطہر زیارت کی غرض سے مورخہ ۹/۱ تک آپؓ کی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی میں ہی رکھا گیا۔ حسب پروگرام مورخہ ۹/۳ کو بوقت گیارہ بجے قبل از دوپہر بلوچ گراؤنڈ میں ہزاروں سوگوار افراد جماعت نے آپ کی نماز جنازہ ادا کی جس میں غیر از جماعت احباب بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ بعدہ میت کو ۲۸ پرائیویٹ اور پولیس گاڑیوں کے جلوس میں ربوہ لے جایا گیا اور آخری دیدار کے لئے شام ۴ بجے تک قصر خلافت میں رکھا گیا۔ دن بھر اندرون و بیرون پاکستان سے آنے والے زائرین کا تانتا بندھا رہا جن کے قیام و طعام کے لئے دار الضیافت کی طرف سے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔

ٹھیک ۷ بجے شام دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وسیع و عریض احاطہ میں غم زدہ افراد جماعت کی ایک بڑی بھاری جمعیت نے محترم حضرت مولوی محمد حسین صاحب صحابی سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ پاکستانی اخبارات کے مطابق نماز جنازہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد ۵۰ ہزار تھی۔ ٹریفک کو کنٹرول کرنے کے لئے پولیس کا خاطر خواہ انتظام موجود تھا۔ نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد تابوت بہشتی مقبرہ لے جایا گیا اور لرزتے ہاتھوں کے ساتھ احاطہ چہار دیواری کے اندر امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حضرت مولوی محمد حسین صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مَثْوٰہُ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْن

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی اندوہناک وفات پر

جماعت احمدیہ حلقہ مڈل سیکس (برطانیہ) کی

قرار دادِ تعزیت

آج یکم ستمبر ۱۹۸۵ء "دار السلام" احمدیہ مسلم مشن ساؤتھ آل میں جماعت احمدیہ مڈل سیکس کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف بخشا تھا کہ آپ نے نہ صرف امام وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار خلفاء کرام کے عہودِ مبارک میں لمبے عرصہ تک سلسلہ عالیہ احمدیہ کی غیر معمولی خدمات سرانجام دینے کی توفیق بھی پائی اور نظام خلافت سے محبت، عقیدت اور اطاعت کا بے مثال نمونہ آئندہ نسل کے لئے چھوڑے گئے ؎

این سعادت بزورِ بازو نیست

تقسیم ہند سے قبل آپؓ نے وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل میں شامل ہو کر وطن اور خصوصاً مسلمانانِ ہندوستان کی نمائندگی کا ایسا حق ادا کیا کہ اپنے تو اپنے اغیار بھی اس پر دادِ تحسین دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد مجلس اقوام متحدہ میں بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان عالم اسلام کی آزادی اور حق خود ارادیت کے لئے بیش بہا خدمات سرانجام دیں۔ فلسطین ...... کے مظلوم مسلمانوں کی یہود اور ...... کے پنجہ سے گلو خلاصی کے لئے حضرت چوہدری صاحبؓ مرحوم کی خدمات سنہری حروف میں لکھی جائیں گی۔

بین الاقوامی عدالت انصاف (ہیگ۔ ہالینڈ) کی صدارت سے فارغ ہو کر جب حضرت چوہدری صاحبؓ نے انگلستان میں رہائش اختیار فرمائی تو آپ کا وجود گرامی جماعت احمدیہ انگلستان کے لئے خصوصاً ہر موقع پر مشعلِ ہدایت بنا رہا۔ احمدی نوجوانوں کو اسلامی رنگ سے مزین کرنے کے لئے آپ کی مساعی جمیلہ ہمیشہ کے لئے نوجوانوں کے دلوں میں آپؓ کی یاد تازہ رکھیں گی اور نوجوان آپؓ کی نصائح پر عمل پیرا ہو کر آپؓ کی روح کے لئے سامان راحت و آرام مہیا کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جماعت احمدیہ مڈل سیکس پر آپؓ کا یہ مزید احسان ہے کہ جب بھی جماعت نے اپنی مجالس میں شمولیت کی دعوت دی آنمکرم نے اُسے بہزار مسرت قبول فرمایا

ہم سب ممبران جماعت ہائے مڈل سیکس حضرت چوہدری صاحبؓ کے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپؓ کی ان بے لوث قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشے اور آپؓ کو آقائے نامدار، سرورِ کائنات حضرت خاتم النبیینؐ اور اُن کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے کہ ان دو ہستیوں سے آپؓ کو اک گونہ حقیقی عشق تھا۔ ہماری یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کے اعزہ و اقربا کو صبر اور شکر کی وہ توفیق عطا فرمائے جو ہم احمدی مسلمانوں کا شیوہ ہے۔ آمین ثم آمین اللّٰھم آمین۔

ہم ہیں آپ کے غم میں شریک

ممبران جماعت احمدیہ حلقہ مڈل سیکس (انگلستان)

جلسۂ تعزیت

محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی وفات حسرت آیات پر جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام مورخہ ۹/۸۵ کو ایک تعزیتی اجلاس مکرم نور الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزم رفیق احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کے بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نائب صدر مکرم منصور احمد صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے محترم حضرت چوہدری صاحب کی بلند شخصیت، عالمگیر خدمات اور دیگر اوصاف حمیدہ پر روشنی ڈالی۔ بعدہ متفقہ طور پر ایک قرار دادِ تعزیت پاس کی گئی۔

(خاکسار محمد عمر مبلغ انچارج مدراس)

تاریخ احمدیت سے ماخوذ

جدوجہد آزادی میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب رض کا نمایاں کردار

حکومت ہند نے احمدیت کے مایۂ ناز فرزند چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو جو اُن دنوں ہندوستان کی فیڈرل کورٹ کے جج تھے. کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں ہندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے انگلستان بھجوایا...... چودھری صاحب نے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس میں جو معرکۃ الآراء تقریر کی اس نے تاریخ ہند میں ایک نئے اور سنہری باب کا اضافہ کیا آپ نے فرمایا:—

"ہندوستان کو اپنے حصول مقصد سے زیادہ دیر تک روکا نہیں جا سکتا۔ ہندوستان نے برطانوی قوموں کی آبادی کی حفاظت کے لئے پچیس لاکھ فوج میدان میں بھیجی ہے مگر وہ اپنی آزادی کے لئے دوسروں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ ہندوستان کی حالت اب بدل چکی ہے جنگ نے اُسے اپنی اہمیت کا پورا احساس کرا دیا ہے۔ اس کے صنعتی ذرائع منظم ہو چکے ہیں۔ اور آج وہ اتحادیوں کے لئے اسلحہ کے گودام کا کام دے رہا ہے۔ آج کل چین کو بڑی چار طاقتوں میں شمار کرنے لگے ہیں۔ مگر ہندوستان کی اہمیت بھی کچھ کم نہیں ہندوستان کئی پہلوؤں سے چین سے آگے ہے۔ چین صرف آبادی اور رقبہ کے مقابلے میں آگے ہے ورنہ صنعت، قوت ساختہ، اعلیٰ تعلیم، آرٹ، سائنس، رسل و رسائل ......

...... ہندوستان پر کئی بار حملے ہوئے ہیں مگر ہندوستان نے کبھی بھی کسی پر حملہ نہیں کیا ہندوستان کب تک انتظار کر سکتا ہے وہ آزادی کی طرف پیش قدمی کر چکا ہے اب اسے امداد دیں یا اس کے راستہ میں مزاحم ہوں اُسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ اگر آپ چاہیں گے تو وہ کامن ویلتھ کے اندر رہ کر ہی آزادی کرے گا۔"

ہندوستان کی جنگی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:—

"جنگ سے پہلے ہندوستان مقروض تھا مگر دوران جنگ میں اس نے اتنی مالی امداد دی ہے کہ اب وہ قرض خواہ بن گیا ہے۔ اس نے رضا کارانہ طور پر ۲۵ لاکھ فوج دی ہے۔ آئندہ امن کے قیام میں بھی ہندوستان کی جنگی کوششوں کو خاص اہمیت حاصل ہوگی"

(الفضل ۱۴ رفروری ۱۹۴۵ء صـ۶)

چونکہ برطانوی ہند کی تاریخ میں یہ پہلی مثال تھی کہ حکومت کے ایک سر برآوردہ نمائندہ نے ہندوستانیوں کے سیاسی اور ملکی جذبات کی وضاحت و ترجمانی کا فرض اس جرأت اور بے باکی سے ادا کیا ہو اس لئے ہندوستان کے سب سیاسی حلقوں نے اس نعرۂ آزادی کے بلند کرنے پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو زبردست خراج تحسین ادا کیا اور ملک کے مقتدر ہندو اور مسلم پریس نے بکثرت تعریفی مضامین لکھے جن میں سے بعض بطور نمونہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

۱:۔ اخبار "انقلاب" مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۴۵ء نے "سر ظفر اللہ خان کی صاف گوئی" کے عنوان سے حسب ذیل ایڈیٹوریل لکھا:۔

"چوہدری سر ظفر اللہ خان نے کامن ویلتھ کی کانفرنس (منعقدہ لندن) میں جو تقریر فرمائی وہ ہر انگریز اور اتحادی ملکوں کے ہر فرد کے لئے دلی توجہ کی مستحق ہے کیا اس قسم ظریفی کی کوئی مثال مل سکتی ہے کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ بہادر مختلف جنگی میدانوں میں جمعیۃ اقوام برطانیہ کی آزادی کو محفوظ رکھنے کی خاطر لڑ رہے ہیں وہ خود آزادی سے محروم ہے!

یہ الفاظ کسی غیر ذمہ دار مقرر کی زبان سے نہیں نکلے جس نے مجمع عام میں عوام سے تحسین لگوانے کے لئے یہ طریق بیان اختیار کیا ہو بلکہ ایک ذمہ دار ہندوستانی وفد کے قائد کی زبان سے نکلے الفاظ ہیں اور کوئی شخص ان کی سچائی اور درستی میں ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ پیدا نہیں کر سکتا"۔

۲:۔ اخبار "احسان" نے ۱۹ر فروری ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"سر ظفر اللہ خان نے لندن میں ایک اور تقریر کی جس میں ایک سرکاری عہدہ ہونے کے باوجود آپ نے صاف گوئی سے کام لیا ہے آپ نے برطانوی مدبروں سے کہا ہے کہ ان نازک لمحات میں برطانیہ کو جو فتوحات ہوئی ہیں وہ قابل تعریف ہیں۔ امریکہ سے برطانیہ نے معاملہ کیا تو اس میں برطانیہ کو کامیابی ہوئی روس سے بات چیت ہوئی تو اس میں بھی برطانیہ کو فتح ہوئی آگے بڑھنے کے لئے جس طرف بھی قدم اُٹھے تو برطانیہ کو ناکامی نہ ہوئی۔ لیکن اس لمبی چوڑی دنیا میں کیا برطانیہ صرف ہندوستان کے معاملے میں ہی شکست تسلیم کرنا چاہتا ہے؟"

۳:۔ حیدرآباد دکن کے روزنامہ اخبار "پیام" (مورخہ ۲۲ر فروری ۱۹۴۵ء) نے "ایک اجنبی کی آواز" کے عنوان سے لکھا:۔

"سر محمد ظفر اللہ خان کی شخصیت ہمارے ملک کی ایک بہت شاندار شخصیت رہی ہے .... موصوف کی ذہنی اور دماغی قابلیت کا لوہا سب مانتے ہیں اس قابلیت کے نقوش آج بھی ہماری قومی زندگی میں موجود ہیں مگر یہ آواز جو ہم نے آج لندن کے ایک ایوان میں سُنی اب تو ایک اجنبی کی آواز معلوم ہوتی ہے — تاہم حقائق کی قوت اس سے ظاہر ہے یعنی یہ حقیقت ظاہر ہے کہ وطن کی اولاد اگر اُس سے جُدا کسی دوسری دنیا میں بھی آباد ہو۔ تب بھی ان کی زندگی میں ایسے لمحے آتے ہیں کہ وہ اسی ایوان کے فرش پر جس کے اندر اس کی قدرتی صلاحیتیں محفوظ کر لی گئی ہیں ایک کلمۂ حق کہہ سکتی ہے۔ سر ظفر اللہ کی اس آواز میں ایک گرج ہے، ایک دھماکا ہے جس کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔"

۴:۔ روزنامہ "پربھات" (۲۰ر فروری ۱۹۴۵ء) نے یہ نوٹ شائع کیا "ہندوستان کی طرف سے سر ظفر اللہ بطور نمائندہ اس کانفرنس میں تشریف لے گئے ہیں ان کی پہلی تقریر بہت زور دار ہے اور دل خوش کن بھی۔ کیونکہ انہوں نے کامن ویلتھ کے دوسرے ممبروں کو صاف الفاظ میں بتایا کہ بیس پچیس لاکھ سپاہی مہیا کرنے والا ملک اگر آزادی سے محروم رہا تو جنگ کے بعد بھی دنیا میں امن نہیں ہو سکتا ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ کا ممنون ہونا چاہیئے کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہہ دی۔

۵:۔ اخبار "ویر بھارت" ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء نے ایک طویل مضمون میں یہ تبصرہ لکھا:۔

"سر ظفر اللہ نے کامن ویلتھ کانفرنس میں بجا طور پر یہ سوال کیا کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہی دنیا کو آزاد کرانے کے لئے لڑ رہے ہیں کیا اس کا بدستور غلام رہنا باعث شرم نہیں ہے"۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد دہم صـ۴۶۲ تا صـ۳۴۸)

افسوس! مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان ۱۳ر تبوک (ستمبر) — نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش کچھ روز امرتسر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد کل رات پونے آٹھ بجے بعمر قریباً ۶۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ مورخہ ۲۹/۸ کو طبیعت اچانک زیادہ خراب ہو گئی اور خون کا دوران تیز ہو جانے کے باعث دماغ کی رگ پھٹ گئی چند روز قادیان اور بٹالہ کے ڈاکٹروں کا علاج کیا گیا مگر کوئی افاقہ دکھائی نہ دینے پر مورخہ ۷/۹ کو امرتسر کے سرکاری ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ یہاں بھی ہر ممکن طبی امداد مہیا کی گئی مگر حالت بدستور بگڑتی چلی گئی بالآخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور آپ داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔ اسی رات قریباً دو بجے آپ کی میت قادیان لائی گئی اور آج شام پانچ بجے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب قائمقام امیر مقامی کی اقتداء میں نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد بہشتی مقبرہ قادیان کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم قائمقام امیر صاحب مقامی نے ہی اجتماعی دعا کرائی

مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش مرحوم چندر کے ضلع سیالکوٹ (پاکستان) کے رہنے والے انتہائی سادہ لوح، منکسر المزاج، پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک و مخلص ابتدائی درویش تھے۔ آپ نے اپنی درویشی کا عرصہ نہایت ہی صبر و شکر کے ساتھ گزارا اور اس تمام عرصہ میں صدر انجمن احمدیہ کے مختلف دفاتر میں بحیثیت مددگار کارکن دلجمعی کے ساتھ خدمت بجالاتے رہے چونکہ دل میں سلسلہ سے انتہائی محبت تھی اس لئے ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدمت سے محروم ہونا گوارا نہیں کیا اور بدستور مرض الموت تک بلا معاوضہ سلسلہ کی خدمت سر انجام دیتے رہے اور اسی جذبہ کے تحت اپنی ساری اولاد کو بھی خدمت سلسلہ کیلئے وقف کیا چنانچہ اس وقت آپ کے بڑے بیٹے مکرم عطا محمد صاحب بحیثیت کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ، دو بیٹے مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر اور مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر بحیثیت مبلغین سلسلہ اور مکرم ریحان احمد صاحب ظفر بحیثیت کارکن نظارت جائیداد سلسلہ کی خدمت بجالا رہے ہیں ایک بیٹی قادیان ہی میں بیاہی ہوئی ہیں جبکہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہنوز زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

کشمیر کی مختلف جماعتہائے احمدیہ کا تربیتی دورہ (بقیہ صفحہ ۲)

سینکڑوں افراد کو جیلوں میں بھر دینے اور درجنوں احمدیوں کو شہید کر دینے سے احمدیوں کے دلوں سے کلمہ طیبہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نکال پھینکیں گے؟ ہرگز نہیں!

آنمحترم نے احمدی احباب کو اسلام اور آنحضرت صلعم کی محبت کی خاطر ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی پُر زور رنگ میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا اگر تم نے سچے دل سے بیعت کی ہے تو تمہارا عمل تمہارے اس اقرار کی شہادت اور گواہی دینے والا ہونا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا جب تک ہم اپنے عملی نمونہ سے نہیں بتائیں گے کہ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر کے مطابق ہماری دلی تمنا ہے کہ اللہ کی راہ میں ہم اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تب تک دُنیا کو کیسے پتہ لگے گا۔ خطاب کے آخر میں آپ نے فرمایا۔ یہی ان وقتی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے نہ بے حوصلہ ہونا ہے نہ پست ہمت ہونا ہے۔ اور نہ الٰہی وعدوں کے بارہ میں دل میں کسی قسم کے شک کو جگہ دینی ہے۔ دیکھو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین کو تین سو سال تک سخت تکالیف کا سامنا رہا۔ لیکن پھر جس رنگ میں خدا نے اس قوم کو غلبہ عطا فرمایا وہ دُنیا کے سامنے ہے۔ ہمارے لئے بھی نہایت عظیم الشان وعدے ہیں۔ اور وہ خدا سچے وعدوں والا خدا ہے لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کب اور کس رنگ میں یہ وعدے پورے ہوں گے۔ لیکن یہ یقینی محکم ہے کہ بہر حال وہ وعدے پورے ہو کر رہیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی نمازِ جنازہ غائب

اجلاس کے اختتام پر نہایت درد بھرے دل کے ساتھ محترم صاحبزادہ صاحب نے یہ افسوسناک خبر سُنائی کہ ریڈیو پاکستان نے اطلاع دی ہے۔ محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب مرحوم بالقابہ وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مغرب عشاء کی نمازوں کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔ جس میں کشمیر کی جماعتوں سے آئے ہوئے تین صد سے زائد احباب نے شرکت کی۔

مسجد احمدیہ اسپین کے افتتاحی مناظر کی نمائش

جلسہ کے اختتام پر مسجد احمدیہ کے وسیع صحن میں V.C.R کے ذریعہ مسجد بشارت اسپین کے سنگِ بنیاد اور افتتاح کے مناظر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ مغربی افریقہ پر مشتمل ویڈیو کیسٹ دکھانے کا انتظام کیا گیا۔ جس سے کثیر تعداد میں احمدی احباب وخواتین اور بعض غیر احمدی دوستوں نے بھی استفادہ کیا اور محظوظ ہوئے۔

کشمیر کی جماعتوں سے آئے ہوئے احمدی احباب کے قیام کا انتظام مسجد احمدیہ ہی میں تھا۔ اگلے روز صبح نمازِ فجر محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے پڑھائی اور مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب راشد نے کشمیری زبان میں درس دیا اور نماز کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

ہاری پاری گام میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء گیارہ بجے قبل دوپہر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اراکینِ قافلہ وانچارج مبلغ سرینگر سرینگر سے ہاری پاری گام کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً بارہ بجے دوپہر ہاری پاری گام پہنچے جہاں احباب جماعت نے محترم صاحبزادہ صاحب کا پُر جوش استقبال کیا۔ جماعتی انتظام کے تحت محترم صاحبزادہ صاحب اور اراکینِ قافلہ کے قیام کا انتظام مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز اور مکرم شیخ محمد یوسف صاحب کے مکان پر کیا گیا تھا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام بھی ان ہی کے ہاں تھا۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد پونے چار بجے سہ پہر مسجد احمدیہ سے ملحقہ وسیع میدان میں ایک جلسہ عام کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمائی۔

لاؤڈ سپیکر کا معقول انتظام تھا بفضلہ تعالیٰ احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر احمدی دوستوں نے شرکت کی جن میں متعدد تعلیم یافتہ اور معززین بھی شامل تھے۔ جلسہ کے اختتام پر بعض غیر احمدی دوستوں کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے اسی طرح رات کو ہماری قیام گاہ پر ایک تعلیم یافتہ غیر احمدی دوست نے دیر تک تبادلہ خیال کیا اور بفضلہ تعالیٰ بہت متاثر ہوئے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کی۔ اور نظم عزیز ناصر احمد نے سُنائی بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کشمیری زبان میں تعارفی تقریر کی اور حضرت میاں صاحب کا تعارف کروایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب راشد مبلغ سلسلہ نے سیرت آنحضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر کشمیری میں تقریر کی اور آنحضرت صلعم کے تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

ازاں بعد امام مہدیؑ کا ظہورؑ کے عنوان پر خاکسار نے تقریر کی۔ اور رمضان المبارک میں ظاہر ہونے والے سورج وچاند گرہن کے عظیم الشان نشان کی تفصیل بیان کی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور نے نعتِ رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم خوش الحانی سے سُنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی اور دورِ حاضر میں مسلمانوں کی اعتقادی اور عملی حالت اور قرآن مجید کو مہجور کی طرح چھوڑ دیئے جانے کا نقشہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے آکر قرآن مجید کے حسین چہرہ سے ہمیں روشن کرایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے آیت کریمہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ کی تشریح کرتے ہوئے کشمیری زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشقِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روشنی ڈالی۔

اس اجلاس کی آخری تقریر صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک نے کی موصوف نے کشمیری زبان میں مسلمانوں کی موجودہ علمی۔ سیاسی اور اخلاقی حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور خدمتِ قرآن کے بارہ میں مؤثر رنگ میں حاضرین کو آگاہ کیا۔

آخر میں صدرِ اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے دُنیا کے سامنے زندہ خدا کو اُس کی تمام تر صفاتِ حسنہ کے ساتھ پیش کیا اور اس کے ثبوت میں اپنے وجود کو پیش کیا اور بتایا کہ وہی زندہ خدا آج مجھ پر ظاہر ہوا اور اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مجھے مشرف کیا۔ اور اُس زندہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ جس کی قوتِ قدسیہ پہلے بھی حیرت انگیز انقلابات دکھلاتی رہی اور آج بھی دکھلا رہی ہے۔ چنانچہ جس علم ومعرفت کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ نے اسلام کا دفاع کیا وہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی قوت قدسیہ کا کرشمہ تھا اس سلسلہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اور اشعار پیش کئے۔

آنمحترم نے فرمایا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ کتاب یعنی قرآن مجید کو اس کے پورے حُسن کے ساتھ دُنیا کے سامنے پیش کیا اور اس رنگ میں قرآن کریم کی شان ظاہر کی کہ عیسائی پادریوں اور دیگر اہل مذاہب کو جو اسلام اور قرآن پر حملہ آور تھے اپنی ہی فکر پڑ گئی۔

آخر میں آپ نے فرمایا حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ پر ایمان لانے کے نتیجہ ہی میں ہم نے زندہ اور حی وقیوم خدا کو پہچانا اور زندہ رسول حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ وارفع شان پہچانی اور زندہ کتاب قرآن کریم کی روحانی برکات سے روشناس ہوئے۔ اور اب دن رات یہی ہماری کوشش ہے کہ ساری دُنیا میں خدا کے واحد ویگانہ کی توحید اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مقام اور عظمت اور قرآن کریم کی شان ظاہر ہو جائے۔

آخر میں اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد مکرم غلام نبی صاحب ڈار ہر پورہ کے مکان پر اُن کی دعوت پر تشریف لے گئے جہاں انہوں نے عصرانہ کا انتظام کر رکھا تھا۔

اگلے دن ۱۱ ستمبر ۱۰ بجے صبح تک یہاں محترم صاحبزادہ صاحب کا قیام رہا۔

اس دوران آپ بعض گھروں میں ان کی خواہش پر تشریف لے گئے اور دُعا فرمائی۔ اور کئی دوستوں نے دُعاؤں کی درخواست کی اور مستورات نے بچوں کے ساتھ ملاقات کی اور قیمتی مشورے دیئے۔ صبح کے ناشتہ کا انتظام مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر صدر جماعت احمدیہ ہاری پاری گام نے کیا تھا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

اسی روز محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین قافلہ تقریباً ۱۰ بجے ہاری پاری گام سے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کھنہ بل کے مقام پر ناصر آباد کے بعض دوستوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا استقبال کیا اور کچھ دیر کے لئے ڈاک بنگلہ کھنہ بل میں لے گئے جہاں چائے نوش فرمانے کے بعد پانچ ٹیکسیوں کے ہمراہ محترم میاں صاحب کی کار کھنہ بل سے ناصر آباد کے لئے روانہ ہوئی۔ لب سڑک عیدگاہ میں احباب جماعت احمدیہ ناصر آباد کثیر تعداد میں استقبال کے لئے جمع تھے۔ ۱/۲ ۱۲ بجے آپ ناصر آباد میں ورود فرما ہوئے اور جماعتی انتظام کے تحت مکرم مبارک احمد صاحب ظفر کے مکان میں قیام پذیر ہوئے۔

ناصر آباد میں تربیتی جلسہ

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد ۱/۲ ۴ بجے مسجد احمدیہ ناصر آباد میں زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا۔

جلسہ کا آغاز مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب سابق مبلغ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ نے حضرت مسیح موعودؑ کا منظوم کلام سنایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب لون صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اور جماعت کی طرف سے آپ کی خدمت میں پُر خلوص خوش آمدید کہا۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ناصر آباد بفضلہ تعالیٰ مالی قربانیوں اور تبلیغ کے کاموں میں پہلے سے بڑھ کر پیش پیش ہے۔ چنانچہ ناصر آباد کے ارد گرد بیس پچیس میل کے علاقہ میں دس ہزار سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ زبانی تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا جس کے اچھے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ بعدہٗ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج نے تقریر کی۔ اور جماعتی

نظام کی پابندی اور اطاعت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قابلِ تقلید مثالیں بیان کیں۔

دوسری تقریر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تھی آپ نے آیتِ قرآنی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی کی تشریح کرتے ہوئے احباب جماعت کو آپس میں عدل و انصاف اور احسان اور قرابت داری کا سلوک کرنے اور غیروں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ خاکسار محمد انعام غوری نے تقریر کی اور آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ کی تشریح کرتے ہوئے موجودہ ابتلاء کے دور میں ہر قسم قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہنے اور دعوت الی اللہ کے فریضہ کی طرف توجہ دلائی۔

ازاں بعد عزیز فردوس احمد صاحب بٹ نے نظم سنائی۔

آخری تقریر مکرم مبارک احمد صاحب ظفر نائب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کی تھی موصوف نے آیت کریمہ ھَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَی الْحُسْنَیَیْنِ ...... الآیۃ کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت مومنین کے لئے دو قسم کی خوشیاں اور اس کے بالمقابل منکرین کے لئے دو قسم کے عذاب اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائے ہیں اور ہم موجودہ ابتلاء کے دور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوہری خوشیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ موصوف نے جماعت احمدیہ ناصر آباد کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج پر روشنی ڈالی۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت احمدیہ ناصر آباد کو اُن کے مقام کا احساس دلاتے ہوئے اُن کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ اور دورانِ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق باللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ نیز ہمسایہ کے حقوق کی ادائیگی اور آپس کی رنجشوں کو دُور کرنے کے متعلق صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے قابلِ تقلید نمونہ کو ایمان افروز مثالوں سے واضح فرمایا۔ اور احباب جماعت کو ان نمونوں پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا جب یہ نمونہ ہماری جماعت کے

اندر پیدا ہو جائے تو امور عامہ اور دارالقضاء کو کیا ضرورت رہ جاتی ہے کہ وہ تبلیغی خرابیوں اور قیمتی اوقات ضائع ہوں۔ آخر میں آپ محترم نے مالی قربانیوں کے معیار کو اور بلند کرنے اور دعوت الی اللہ کے فریضہ بجا آوری میں زیادہ سے زیادہ مشغول ہونے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

○ ــــ ۱۲ ستمبر کی شب محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اراکین وفد مکرم غلام نبی صاحب پڈر کے مکان پر اُن کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ اور رات کا کھانا تناول فرمایا۔

○ ــــ ۱۳ ستمبر کی صبح بعد نماز فجر خاکسار نے درس دیا اور بدگمانی کے بُرے نتائج اور بداثرات کی وضاحت کرتے ہوئے اس بُرائی سے اجتناب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

○ ــــ صبح کے ناشتہ کا انتظام مکرم عبدالعزیز صاحب پڈر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناصر آباد نے کیا ہوا تھا حضرت میاں صاحب مع اراکین وفد اُن کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں ناشتہ تناول فرمایا اور قریباً بارہ بجے دوپہر شورت کے لئے روانہ ہوئے۔ دوپہر کا کھانا مکرم بشیر احمد صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ شورت کے ہاں ہوا۔ بعدہٗ جلسہ گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریکِ جدید کا سال رواں ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو رہا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تحریکِ جدید کے سالِ نو کے آغاز کا اعلان فرماتے ہوئے سابقہ سال میں نمایاں اضافوں کے ساتھ چندہ تحریکِ جدید ادا کرنے والی جماعتوں کا تعریفی الفاظ میں دُعا کی خاطر ذکر بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا جملہ احباب کو بطور خاص تحریک کی جاتی ہے کہ جلد از جلد اور ۱۵ اکتوبر سے پہلے پہلے نمایاں اضافہ سے چندہ تحریکِ جدید ادا کر کے دفتر ہٰذا کو اطلاع دیں تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دُعا کے لئے لکھا جا سکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات تمام دُنیا کے ملکوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی خاطر تحریکِ جدید کی اہمیت اور وقت کے تقاضا کے پیش نظر چندہ تحریکِ جدید میں نمایاں اور معیاری اضافہ لازمی ہے۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

درخواستہائے دُعا

○ ــــ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ مقیم جموں اپنی بچی عزیزہ امۃ السمیع گوہر سلمہا جس کے دائیں بازو کی ہڈی میں گر کر چوٹ آجانے کی وجہ سے فریکچر آگیا ہے کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے۔ ○ ــــ محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ سرینگر اپنی والدہ اور بھائی مکرم محمد اقبال صاحب کی صحت و سلامتی، بھاوجہ کی بسہولت فراغت اور خود کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ○ ــــ مکرم محمد مبارک احمد صاحب لکھنؤ کی اعانت بدر جو پانچ روپے ادا کر کے اپنی بیٹی عزیزہ مظہر سلمہا کی میڈیکل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے۔ ○ ــــ مکرم منور احمد صاحب تنویر جموں بی ایڈ کے امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

فہرست ۱

عیدالاضحیہ کے موقعہ پر
قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عیدالاضحیہ ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اسماء	تعداد قربانی
مکرم بی محمد صاحب مدراس	ایک جانور
〃 احمد عبدالمنان صاحب حیدرآباد	〃 〃
〃 شفیع احمد صاحب پینگاڈی	〃 〃
مکرمہ بی بی خدیجہ صاحبہ 〃	〃 〃
〃 زرینہ ظفر اللہ صاحبہ کینانور	〃 〃
〃 شمس النساء صاحبہ حیدرآباد	〃 〃
مکرم ایم عبدالرشید صاحب لندن بذریعہ 〃 محمد صبغت اللہ صاحب بنگلور	〃 〃
مکرمہ عزیزہ خانم صاحبہ برہ پورہ	〃 〃
〃 رقیہ بیگم صاحبہ مظفرپور	〃 〃
〃 نصرت جہاں صاحبہ کلکتہ	〃 〃
مکرم محمد بشیر الاسلام صاحب مقیم دوبئی	〃 〃
〃 محمد عبدالباسط صاحب انور 〃	〃 〃
〃 بی محی الدین کویا صاحب پینگاڈی	〃 〃
مکرمہ بی خدیجہ صاحبہ 〃	〃 〃
〃 صدیقہ بی بی صاحبہ کالیکٹ	〃 〃
مکرم اے ٹی اے مصطفیٰ صاحب پینگاڈی	〃 〃
〃 ایس بی عبداللہ صاحب 〃	〃 〃
〃 نعمت اللہ صاحب بنگلور	〃 〃
〃 وقار احمد صاحب 〃	〃 〃
منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بذریعہ مکرم حاجی محمد زاہد صاحب کانپور	〃 〃
〃 تنویر محمود صاحب مدراس	〃 〃
مرحوم والدین مکرم حاجی عبدالقیوم صاحب	دو 〃
مکرم شرف الدین صاحب حیدرآباد	ایک 〃
〃 حمیدالدین خان صاحب 〃 〃	〃 〃
〃 شہزادہ پرویز صاحب کلکتہ	تین 〃
〃 رفیق احمد صاحب بمبئی	ایک 〃
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ منگلور	〃 〃
مکرم صالح بشیر احمد صاحب	〃 〃
〃 مسعود احمد صاحب دہرہ	〃 〃

بیرون ممالک

اسماء	تعداد قربانی
مکرم شمس الدین صاحب لہری زیوریچ	ایک جانور
〃 ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب U.K.	〃 〃
〃 عبدالحمید صاحب امریکہ	تین 〃

اسماء	تعداد قربانی
مکرم عبدالکریم صاحب مع اہلیہ لندن	ایک جانور
〃 عبدالسلام صاحب زرگر ربوہ	〃 〃
جماعت احمدیہ انڈونیشیا	اسّی 〃
مکرم ودود احمد صاحب انگلینڈ	ایک 〃
مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃	〃 〃
مکرم عزیز احمد صاحب کینیڈا	〃 〃
مکرمہ اہلیہ صاحبہ 〃	〃 〃
مکرم منصور احمد صاحب 〃	〃 〃
〃 قدیر احمد صاحب 〃	〃 〃
〃 ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب انگلینڈ	دو 〃
مکرمہ تسلیم بیگم قادر صاحبہ ڈنمارک	ایک 〃
مکرم منور احمد صاحب اور شاہد احمد سنگاپوری	دو 〃
〃 عبدالشکور میاں صاحب [illegible]	ایک 〃
〃 چوہدری عبدالسلام صاحب لندن	دو 〃
〃 حمید احمد صاحب بھٹی کوینٹری	ایک 〃
〃 شیخ ظہور الدین صاحب ابوظہبی	〃 〃
〃 چوہدری منیر احمد صاحب 〃	〃 〃
〃 منیر احمد صاحب 〃	〃 〃
〃 عبدالحمید صاحب 〃	〃 〃
〃 نصیر احمد صاحب 〃	〃 〃
مکرمہ سعیدہ صاحبہ 〃	〃 〃
〃 رفعت بیگم صاحبہ 〃	〃 〃
مکرم مسعود رشید خان صاحب 〃	〃 〃
〃 صدرالدین صاحب اعوان انگلینڈ	〃 〃
مکرمہ دادی جان صاحبہ مرحومہ 〃	〃 〃
〃 والدہ صاحبہ مرحومہ 〃	〃 〃
مکرم والد صاحب مرحوم 〃	〃 〃
〃 والد صاحب مرحوم مکرم مسعود احمد صاحب گنائی	〃 〃
مکرمہ والدہ صاحبہ مرحومہ 〃	〃 〃
مکرم عبدالعزیز صاحب مجید صاحب سنگاپور	〃 〃
〃 محمد صادق یوسف صاحب 〃	〃 〃
〃 قمرالدین صاحب احمد 〃	〃 〃
〃 محمود مرزا صاحب لندن	〃 〃
مکرمہ ڈاکٹر صوفیہ یوسف صاحبہ فجی	〃 〃
〃 والدہ صاحبہ ثانی صاحبہ 〃	〃 〃
〃 BPs BAHRI HAMID.SS HOLAND.	

اسماء	تعداد قربانی
مکرم شیخ نثار احمد صاحب کینیڈا	ایک جانور
〃 شیخ مشتاق احمد صاحب 〃	〃 〃
〃 بشیر احمد صاحب چوہدری امریکہ	〃 〃
〃 مرزا رشید احمد صاحب ابوظہبی	〃 〃

اسماء	تعداد قربانی
بذریعہ لندن مشن	۱۰۷ جانور
مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی زیوریچ	دو 〃
〃 قریشی محمد افضل صاحب بارنیمس	۲ 〃

(باقی)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع
اور
انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری عطا فرمائی ہے۔

حضور پُر نور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ر اکتوبر ۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو منعقد ہو گا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت رُوحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

☆ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکین مجالس کی نمائندگی کے قواعد حسب ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

(۱): ـ صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۳۹)

(۲): ـ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا تیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہو گا۔ (قاعدہ ۴۰)

(۳): ـ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہو گا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴): ـ صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جا سکے گا جن کی مجلس میں رُکنیت کی معیاد قواعد کی رُو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵): ـ صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہو گا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کر کے تین نام تجویز کر کے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں)

(۶): ـ منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

(۷): ـ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہو گا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہو گی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

موصی صاحبان اور فارم اصل آمد

تمام موصی صاحبان مرد و زن کی خدمت میں فارم اصل آمد بھجوائے جا چکے ہیں امید ہے کہ عہدیداران جماعت نے فارم اصل آمد متعلقہ موصیوں کو پہنچا دیئے ہونگے قواعد کی رو سے دفتر ہذا پابند ہے کہ فارم اصل آمد کی تکمیل کروائے۔ اور جب تک فارم اصل آمد موصول نہیں ہوتا متعلقہ موصی کے حسابات نامکمل رہتے ہیں اس سلسلہ میں قاعدہ ۱۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کرلے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت سیکرٹری صاحب مال و صدر صاحب جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گذارش ہے کہ وہ فارم اصل آمد کی اہمیت کو موصی صاحبان پر واضح کرتے ہوئے اُن سے فارم اصل آمد کی تکمیل کروائیں اور سیکرٹری صاحب مال اس کی تصدیق کرکے فارم دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ تا متعلقہ موصی صاحبان کو اُن کے حسابات بھجوائے جا سکیں۔

فارم اصل آمد جو یکم مئی ۱۹۸۴ء سے شروع ہو کر آخر اپریل ۱۹۸۵ء میں ختم ہوتا ہے کی تکمیل کروائی جا رہی ہے۔ موصی صاحبان کو جو اس عرصہ میں آمد متوقع تھی وہ ہو چکی ہے اس لئے فارم اصل آمد کی تکمیل میں آسانی ہے۔ موصی صاحبان فارم اصل آمد کی تکمیل کرکے باشرح چندہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر موصی کو اس کی توفیق دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ضروری اعلان

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کی وفات پر ہندوستان کے مختلف اخبارات و رسائل میں خبریں و تبصرے شائع ہو رہے ہیں۔ احباب ایسے اخبارات و رسائل کے کٹنگ پرچے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ایڈریس پر ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار۔ سید تنویر احمد
ایڈیشنل سیکرٹری پریس کمیٹی صدر انجمن احمدیہ قادیان

کتاب "خاتم النبیین کی پاکیزہ تفسیر"

گذشتہ دنوں حیدر آباد سے مولانا نوری شاہ صاحب چشتی قادری و خلیفہ فرقہ غوثیہ نے جماعت احمدیہ سے متعلق ختم نبوت کے زیر عنوان اپنے رسالہ "ترجمان" میں ایک مضمون شائع کیا جس کا مدلل جواب مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش نے "خاتم النبیین کی پاکیزہ تفسیر" کے زیر عنوان تیار کیا جس کو کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ ہندوستان کے جو دوست اس کتاب کو حاصل کرنا چاہیں مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد مفت ارسال کرے گی۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد
احمدیہ مسلم مشن افضل گنج حیدر آباد

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ مطلع کیا جاتا رہا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں بروز بدھ و جمعرات قادیان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت و زعمائے کرام و ناظمین ضلع و ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس روحانی اور علمی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین و نمائندگان و زعمائے کرام "سالانہ اجتماع" میں شرکت فرما سکیں۔ کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے ضروری امر ہے۔

★ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین ضلع۔ زعمائے کرام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے۔

★ جو دوست تقریری پروگرام میں حصہ لینا چاہیں اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اور اس سے بھی مطلع کریں کہ وہ کس موضوع پہ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

★ ہر مجلس کے زعیم صاحب "سالانہ اجتماع" مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کی فہرست تیار کی جائے۔ اور ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

★ دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے اراکین و نمائندگان مناسب وقت پہلے اپنی ریزرویشن کروالیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ اور جن احباب کی قادیان سے واپسی پر امرتسر سے اپنے وطن تک ریزرویشن کرانی مقصود ہو اس سے بھی اطلاع دیں۔

★ چونکہ سالانہ اجتماع کے مصارف کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری امر ہے۔ اس لئے زعمائے کرام جلد از جلد انصار بھائیوں سے "سالانہ اجتماع کا چندہ" وصول کرکے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی سالانہ اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

برائے

سالانہ اجتماع لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۳، ۱۴، ۱۵ اکتوبر کو منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ لجنات مقامی طور پر ان تاریخوں میں مقرر شدہ پروگرام کے تحت سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ جو لجنات ایک دن اپنا پروگرام رکھیں وہ ان تینوں دنوں میں سے اپنا دن معین کریں۔ بعد اجتماع تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیز مکرم محمد رشید صاحب صدیقی کانپور کو بتاریخ ۱۶؍۸؍۸۵ ایک بیٹے کے بعد بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی کانپور کی پوتی اور خاکسار محمد احمد سولیجہ کانپور کی نواسی ہے۔ اس خوشی میں عزیز موصوف نے مبلغ پچاس روپے بطور شکرانہ اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ قارئین سے عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمہ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد احمد سولیجہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کانپور

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں ؛ قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینیرس ● لائسنس کنٹراکٹس ● الیکٹرک ورکنگ ● موٹر وائنڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAICHURI

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA,

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 ٹیلیفون نمبرز BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل

نمبر ۵۰-۲-۵
فلیٹ نمبر
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA -700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیرنگز کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت

اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 75360
74350

آٹو ونگس

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY-8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

C/o PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI-571201

PHONE - OFFICE. 800
RESI. 283

ریگزین۔ فوم۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالےٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵۔ نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷۔ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُوحِي إِلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ:- کمرشن احمد گودام احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جوئن ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالےٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558
BANGALORE -2.

حیدرآباد دکن — فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۴۸۷ ـ ۱ ـ ۱۶ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص)

الائیڈ گولڈ ورکس

بہترین قسم کا ہنگھن تیار کرنے والے

پتہ
نمبر ۲۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر:- ۴۲۹۱۶

"ہمارا اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں"

(کشتی نوح)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے